رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۱۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۰

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ۱

قیمت سالانہ اندرون ہند ... قیمت سالانہ بیرون ہند ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۹ جون ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۴۰

مدینۃ المسیح

قادیان۔ ۱۷۔ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالٰے کے فضل سے اچھی ہے۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت کے لئے احباب دُعا کرتے رہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سندھ سے اور جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

پروفیسر کلارک آرچر صاحب کو جو جیل یونیورسٹی امریکہ میں شعبہ مذاہب کے پروفیسر ہیں اور آجکل پنجاب میں سکھ مذہب کے متعلق معلومات فراہم کر رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے ملاقات کا شرف بخشا اور ان سے مختلف اسلامی مسائل پر گفتگو فرمائی۔ پروفیسر صاحب مرکزی دفاتر دیکھنے کے بعد شام کی گاڑی سے واپس امرتسر چلے گئے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا کے وقت یہ یقین رکھو۔ کہ تمہارا خدا ہر ایک بات پر قادر ہے

"جب تم دُعا کرو۔ تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو۔ جو پہلے ہی خیال سے ایک قانونِ قدرت بنا بیٹھے ہیں۔ جس پر خدا کی کتاب کی مُہر نہیں۔ کیونکہ وہ مردود ہیں۔ ان کی دُعائیں ہرگز قبول نہیں ہونگی۔ وہ اندھے ہیں۔ نہ سوجاکھے۔ وہ مُردے ہیں۔ نہ زندے۔ خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں۔ اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں۔ اور اس کو کمزور سمجھتے ہیں۔ سو ان سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ ان کی حالت ہے۔ لیکن جب تو دُعا کے لئے کھڑا ہو۔ تو تجھے لازم ہے۔ کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے وہ عجائبات دیکھے گا۔ جو ہم نے دیکھے ہیں۔ اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصہ کے۔ اس شخص کی دُعا کیونکر منظور ہو۔ اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانونِ قدرت کے مخالف ہیں۔ دعا کرنے کا حوصلہ پڑے۔ جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان تو ایسا مت کر۔ تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا۔ اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے۔ کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا۔ بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں۔ مگر وہی دیکھتے ہیں۔ جو صدق اور وفا سے اس کے ہوگئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے۔ اور اس کے ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین کا احمدی نوجوانوں اور تحریک جدید کے ماتحت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں سے خطاب

مولوی ناصر الدین عبد اللہ صاحب کے اعزاز میں دعوت ناشتہ اور جلسہ

قادیان ۱۷ر جون۔ آج ساڑھے ۶ بجے شام بورڈنگ تحریک جدید میں جمعیۃ الفتیان الاحمدیہ نے مولوی ناصر الدین عبد اللہ صاحب مولوی فاضل کے اعزاز میں ایک دعوت ناشتہ دی۔ اور جلسہ منعقد کیا۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ ناشتہ کے بعد ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب نے جمعیۃ مذکور کی طرف سے ایڈریس پڑھا۔ جس میں مولوی صاحب موصوف کو محض خدمت دین کیلئے ساڑھے سات سال بنارس اور کلکتہ میں باوجود صحت کی کمزوری مالی تنگی اور تعلیم دینے والے پنڈتوں کے تعصب کا شکار ہونے کے سنسکرت کی اعلےٰ ڈگریاں حاصل کرنے پر مبارکباد دی۔ اور نوجوانوں کے لئے ان کی کامیاب جدوجہد کو اسوہ قرار دیا۔

اس کے جواب میں مولوی صاحب نے پہلے کچھ دیر نہایت روانی کے ساتھ سنسکرت میں تقریر کی۔ پھر اردو میں بتایا کہ کس طرح ایک آریہ کے احمدی مبلغین سے یہ مطالبہ کرنے پر کہ تم پہلے وید پڑھ کر سناؤ۔ اور پھر آریہ دھرم پر اعتراض کرو۔ انہوں نے مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ جس طرح بھی ہو سنسکرت کا علم حاصل کرینگے اور وید پڑھیں گے۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے اجازت لے کر توکل علی اللہ چل پڑے۔ اور سخت سے سخت مالی اور بدنی اور تعلیمی تکالیف کے باوجود وہ اس ارادہ پر قائم رہے۔ کہ یا تو وید پڑھنے کی قابلیت حاصل کروں گا۔ یا اسی جدوجہد میں جان دیدوں گا۔ آخر خدا تعالےٰ نے کامیابی بخشی۔ اور سات عرصہ میں سنسکرت کی اعلےٰ ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد واپس لوٹے۔

مولوی صاحب کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی جس میں مولوی ناصر الدین عبد اللہ صاحب کی کامیابی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور دوسرے نوجوانوں کو تلقین فرمائی۔ کہ عملی طور پر دین کی خدمت کے لئے قربانی کریں۔ اور دنیا کی مختلف زبانیں اور خاص کر ہندوستان کی سب زبانیں سیکھ کر وہ زبانیں بولنے والے لوگوں میں تبلیغ احمدیت کا فرض ادا کریں۔

اسی سلسلہ میں حضور نے مولوی صاحب موصوف سے یہ ارشاد فرمایا کہ جو علم انہوں نے اتنی جدوجہد سے حاصل کیا ہے۔ اس کو دین کی خدمت میں صرف کریں۔ اور دوسروں کو سکھائیں۔ تاکہ ان کے لئے صدقہ جاریہ کا کام دے۔

آخر میں حضور نے ان بچوں کو جنہیں ان کے والدین نے تحریک جدید کے ماتحت حضور کی خدمت میں اس لئے پیش کیا ہے۔ کہ حضور اپنی خاص نگرانی میں ان کی تعلیم و تربیت کریں۔ اور انہیں دین کے مخلص خادم بننے کا موقع عطا فرمائیں۔ نہایت ہی محبت بھرے الفاظ میں مخاطب فرما کر ان کے مقصد کی طرف انہیں توجہ دلائی۔ اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۷ر جون ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۳۸۵	محمد یعقوب صاحب مظفر آباد	۳۹۶	سلطان احمد صاحب ملتان
۳۸۶	نظام الدین صاحب ریاسی	۳۹۷	بجول بر النساء صاحبہ ٹپرہ (بنگال)
۳۸۷	مہر الدین صاحب گورداسپور	۳۹۸	عبد السبحان صاحب "
۳۸۸	عبد الرحمٰن صاحب امرتسر	۳۹۹	محمد مسلم صاحب مرشد آباد (بنگال)
۳۸۹	ابو الفیض محمد عبد الحی صاحب کلکتہ	۴۰۰	محمد یونس صاحب "
۳۹۰	سکینہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ	۴۰۱	عبد العزیز صاحب "
۳۹۱	احمد الدین صاحب "	۴۰۲	محمد یامین صاحب "
۳۹۲	محمد الدین صاحب "	۴۰۳	نور محمد صاحب منٹگمری
۳۹۳	میاں نور جنگ صاحب ڈیرہ غازیخان	۴۰۴	عبد الرشید صاحب
۳۹۴	نور محمد صاحب ڈیرہ غازیخان		الہ آباد (یوپی)
۳۹۵	نور احمد صاحب ملتان	۴۰۵	نفس الدین صاحب "

خریداران بیرون ہند اور بیرنگ خط

"الفضل" کے خریداران بیرون ہند کے نام ایک نہایت ضروری خط علیحدہ ارسال کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض خطوط پر غلطی سے کم محصول لگانے کی وجہ سے مقامی ڈاک خانہ نے انہیں بیرنگ کر دیا ہے۔ جن احباب کو بیرنگ خط ملے براہ مہربانی وہ وصول کر لیں۔ اس طرح جو محصول انہیں ادا کرنا پڑے گا۔ وہ ان کے حساب میں مجرا دے دیا جائے گا۔

(مینیجر)

اخبار احمدیہ

امتحان میں کامیابی مولوی فضل الدین صاحب مولوی فاضل ٹیچر ماڈل سکول لاہور نے امسال بی اے میں اور ملک عبد القیوم صاحب لاہور نے ایم اے جغرافیہ کے امتحان میں علی گڑھ یونیورسٹی سے کامیابی حاصل کی ہے۔

درخواست ہائے دعا مولوی سید محمد ہاشم صاحب بخاری مولوی فاضل ڈومیلی ضلع جہلم کے بعض مخالفین درپئے آزار ہیں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ انہیں معاندین کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ سید محمد باقر قادیان

محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی کا لڑکا ابو بکر صدیق میعادی بخار سے سخت بیمار ہے۔ دعا کی جائے۔ محمد یوسف قادیان

خاکسار کی اہلیہ عرصہ دو ماہ سے درد گردہ اور پیٹ کے درد کی وجہ سے سخت بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں۔ محمد حسین بندہ

میرا بچہ ۲-۳ روز سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ حافظ فیض اللہ قادیان

بابو محمد صدیق صاحب ریلوے گارڈ وزیر آباد نے اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کا امتحان دیا ہے

[illegible] الدین [illegible] قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

397

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

خطبہ جمعہ

آؤ ہم مل کر سب سے بڑا وہ حربہ استعمال کریں۔

جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۱ - جون ۱۹۳۷ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں تحریک جدید کے گزشتہ جلسہ کے موقعہ پر بوجہ بیماری شامل نہیں ہو سکا تھا۔ اور گو اب بھی اس بیماری کے اثر کے ماتحت میں اس قابل نہیں ہوں۔ کہ زیادہ بول سکوں۔ بلکہ اس بیماری کے بعد اب تک یہ حالت ہے۔ کہ اگر مجھے کھڑا ہونا پڑے تو سر میں ایسا شدید چکر آتا ہے۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ شاید گر جاؤنگا اس لئے صحت کے لحاظ سے زیادہ کھڑا ہونے کی طاقت اب بھی نہیں رکھتا۔ مگر چونکہ اس وقت میں حصہ نہ لے سکا تھا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ اس کے بجائے آج اختصار کے ساتھ کوئی بات کہدوں تا اس ثواب میں میں بھی شریک ہو سکوں۔ اور وہ بات جو میں کہنی چاہتا ہوں۔ انہی روزوں اور دعاؤں کے متعلق ہے۔ جن کی تحریک کوئی دو ماہ ہوئے۔ میں نے کی تھی:-

تحریک جدید کا انیسواں مطالبہ یہ ہے۔ کہ دوست خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں۔ اور اس کے لئے میں نے یہ طریق اختیار کر رکھا ہے۔ کہ ہر سال کچھ روزے رکھے جائیں۔ اور دعائیں کی جائیں اور یہ روزے جہاں تک ممکن ہو۔ مقررہ دنوں میں ہی رکھے جائیں سوائے اس کے کہ کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی اور وجہ پیش آجائے اس دفعہ میری تجویز کے مطابق سات ماہ میں چودہ روزے مخلصین جماعت رکھینگے۔ اور رکھ رہے ہیں۔ میں نے نصیحت کی تھی۔ اور اب پھر اسے دوہراتا ہوں۔ کہ ان دنوں میں دوست خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان بعض فتن کو جو خواہ احرار کی طرف سے ہوں یا بعض حکام کی طرف سے۔ اپنے فضل سے دور کردے۔ اس کے علاوہ ایک زائد بات جو میں کہنی چاہتا ہوں۔ یہ ہے۔ کہ دوست دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو منافقین کا رنگ رکھتے ہیں۔ یا تو ہدایت دیدے یا ان کو الگ کردے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری عاجزانہ دعائیں قبول ہو رہی ہیں۔ اور اب ایسے لوگ یا تو ظاہر ہو جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور یا توبہ کرلیں گے۔ ہماری ذاتی خواہش تو یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق دے۔ اور ہدایت نصیب کرے لیکن اگر مشیت الٰہی یہی ہو۔ کہ جہاں بیرونی فتنوں میں جماعت کی آزمائش ہوئی ہے۔ اندرونی فتنوں میں بھی اُن کی آزمائش کرے۔ اور منافقوں کو بھی زور لگانے کا موقعہ دے۔ تو جو اس کی مرضی اور مشیت ہے۔ ہم بھی اسی پر رضامند ہیں۔ پس دوست خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں۔ اور جن کے لئے ممکن ہو روزے رکھیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ سوائے بیماری کے یا کسی اور وجہ کے انہی ایام میں رکھیں۔ تا دعائیں کثیر تعداد میں ہوں۔ اور اکٹھی آسمان کو جائیں ؂

یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کا سلسلہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آخری جنگ ہے۔ جو اسلام کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنے کے لئے لڑی جارہی ہے۔ افترا کی جتنی صورتیں انسانی ذہن میں آسکتی ہیں۔ فریب اور دغا کے جتنے طریق انسانی دماغ ایجاد کرسکتا ہے۔ اور گمراہ کرنے و ورغلانے کے لئے شیطان جتنی تدابیر اختیار کرسکتا ہے۔ وُہ سب احمدیت کے خلاف اختیار کی گئیں۔ اور اختیار کی جارہی ہیں۔ مگر باوجود اسکے اللہ تعالیٰ کیطرف سے اس سلسلہ کی حفاظت کا وعدہ ہے جو پورا ہوکر رہیگا نہ دشمنوں کی طاقت اس وعدے کے پورا ہونے میں روک ہوسکتی ہے۔ اور نہ ہمارے ضعف یا کمزوری سے اس کو کوئی نقصان پہونچ سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کی ترقی کے وعدے کئے تو یہ جانتے ہوئے کئے تھے۔ کہ جماعت کتنی کمزور ہے اور اس علم کے ساتھ کئے تھے۔ کہ ہمارے دشمن کتنے طاقتور ہیں۔ وُہ عالم الغیب خدا جانتا تھا۔ کہ اس جماعت پر کتنے حملے ہونے والے ہیں۔ اور کہ وُہ ان کے دفاع کی کس قدر طاقت رکھتی ہے۔ مگر اس نے باوجود یہ جاننے کے کہ جماعت میں کتنی طاقت ہے۔ اور کہ دشمن اسے نقصان پہونچانے کے لئے ہر وُہ طریق اختیار کرے گا۔ جو پہلے انبیاء کے سلسلوں کے مقابل پر اختیار کئے گئے اس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ جو پورا ہوکر رہے گا۔ اور خدا کی نصرت تمام تاریکیوں کو پھاڑ کر اور اس کا نور ہزارہا بادلوں کو چیرتا ہوا ظاہر ہوگا۔ دشمن کی تخویف ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گی۔ اور اس کے تمام مکر و فریب ہمیں کوئی نقصان نہ پہونچا سکیں گے۔ یہ خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ جو پورا ہوکر رہے گا۔ یہ کلام اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل کیا۔ پھر ہزاروں احمدیوں اور غیر احمدیوں پر اس کی تصدیق کے لئے اس کا کلام نازل ہوا۔ ہم اگر دعا کرتے ہیں۔ تو اس لئے نہیں کہ ہمیں خدا کی نصرت پر شبہ ہے۔ بلکہ اس لئے کہ خدا تعالےٰ کی نصرت جلد آئے۔ تا اس میں ہمارا بھی ہاتھ ہو۔ اور اللہ تعالےٰ اس میں شامل ہونے کا موقعہ ہمیں بھی عطا کردے ؂

ہماری یہ دُعائیں اس خوف سے نہیں۔ کہ دشمن ہمیں نقصان پہونچائے گا۔ اور اس شبہ سے نہیں۔ کہ سلسلے کی ترقی کس طرح ہوگی۔ بلکہ اس یقین کے ساتھ ہیں۔ کہ ترقی ضرور ہوگی۔ پس آؤ ہم سب مل کر وُہ سب سے بڑا حربہ اور سب سے زبردست ہتھیار جو اللہ تعالےٰ نے ہمیں دیا ہے استعمال کریں اور اپنی کمزوریوں کو اس کے حضور پیش کرکے اسکے فضلوں کو ڈھونڈھیں۔ تا وُہ ہمارے دشمنوں کو زیر کردے اور سلسلہ کا مؤید و ناصر ہو۔ اور ہر اس کمزوری کو جو جماعت میں پائی جاتی ہے دور کرے۔ اور منافقین کو یا تو ہدایت دے۔ اور یا انہیں ظاہر کردے۔ تا سلسلہ کی ترقی کے رستہ سے ہر قسم کی روکیں دُور ہوں۔ اسی طرح بیرونی دشمنوں کے لئے بھی ہمیں دُعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو بھی ہدایت نصیب کرے۔ اور ان کی گالیوں کو دُعاؤں میں بدل دے اور اگر ان کے اعمال کو دیکھتے ہوئے وُہ ان کی تباہی کا ہی فیصلہ کرچکا ہے۔ تو پھر ہماری دُعا یہ ہے کہ وُہ ہمارے ہاتھوں سے تباہ ہوں اور ہماری زندگیوں میں ہوں۔ تا ہم اس کے ثواب میں حصہ دار ہوسکیں ؂

398

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب "علماء سوء" کی حمایت میں

کیڑا جو دب رہا ہے گوبر کی تہ کے نیچے ؂ اُس کے گماں میں اس کا ارض و سما یہی ہے

"علماء سوء" کی حمایت کا جذبہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں کچھ اس طرح جاگزین ہو چکا ہے۔ کہ ہر ایسے موقعہ پر جب جائز اور بجا طور پر ان علماء کو ہدف مطاعن بنایا جائے۔ وہ اپنے ان رفقا کی طرف سے حق وکالت ادا کرنے کے لئے بے قرار ہو جاتے ہیں۔ اور تائید باطل کا وہ مواد فاسد جس نے ان کے روحانی قوے کو مفلوج بنا رکھا ہے۔ پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہونے لگ جاتا ہے۔ اس کے ثبوت میں اگرچہ کئی باتیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ لیکن ایک تازہ واقعہ نے تو ان کی اس مسموم ذہنیت کو بالکل بے نقاب کر دیا ہے۔

مغز اسلام سے بے بہرہ علماء

تھوڑے ہی دن ہوئے "الفضل" میں دابۃ الارض کے متعلق ایک مضمون لکھتے ہوئے بتایا گیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابتداء میں اس سے مراد وہ زمینی علماء لئے جن میں روح حق نہیں۔ جو محض قشر ہوتے ہیں۔ مغز اسلام سے بے بہرہ اور روح فاعلی سے معرا ہوتے ہیں۔ لیکن بعد میں آپ نے اس کو طاعون پر چسپاں کیا۔ اور اسے آپ نے وہ زمینی کیڑا قرار دیا۔ جو لوگوں کو ایک لمبے عرصہ تک محض اس لئے کاٹتا رہا۔ کہ وہ کیوں خدا کے مسیح موعود پر ایمان نہیں لاتے۔

فتوائے تکفیر

ہر شخص جسے قرآن مجید کا معمولی فہم بھی عطا ہوا ہو سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایک آیت کے دو معنے ہونا یا ایک آیت کو دو مختلف امور پر چسپاں کرنا ہرگز قابل اعتراض امر نہیں۔ قرآن کریم کے بیسیوں بطون ہیں۔ اور ہر بطن متعدد معانی کا حامل ہے۔ اس لحاظ سے ایک ایک آیت کے بعض دفعہ پچاس پچاس اور سو سو معانی بھی ہو سکتے ہیں۔ اور نہیں کہا جاسکتا۔ کہ ان میں سے فلاں مفہوم غلط ہے لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب جو بزعم خود مفسر قرآن بھی ہیں۔ اتنی موٹی بات بھی نہیں سمجھ سکے۔ اور اتنی سی بات پر کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دابۃ الارض سے مراد ایک وقت علماء سوء اور دوسرے وقت طاعون لی یہ اعتراض کرنے لگ گئے۔ کہ یہ تبدیلی علماء اسلام کے فتوائے تکفیر سے ڈر کر آپ نے کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"جب آپ نے دابۃ الارض کا مصداق علماء کو ٹھہرایا۔ تو علماء کی طرف سے کہا گیا۔ کہ جب ہم خدا کی طرف سے مامور ہیں۔ اور قرآن مجید کی اس آیت کے مصداق ہیں۔ تو ہمارا فتوےٰ دربارہ تکفیر مرزا صحیح ہوگا ...... مرزا صاحب اور آپ کے مریدین اس اعتراض سے بہت گھبرائے ادھر اتفاق سے طاعون پھوٹ پڑا تب مرزا صاحب نے رُخ بدل کر یہ کہنا شروع کیا۔ کہ دابۃ الارض سے مراد طاعونی کیڑا ہے۔"

(اہلحدیث ۱۱ر جون)

بے باکی کی انتہا

اللہ اللہ کس قدر جسارت اور کتنی بے باکی ہے۔ کہ وہ اولوالعزم انسان جس نے علماء کے فتوائے تکفیر کو پرکاہ کے برابر بھی حیثیت نہ دی۔ جس نے علماء کے پول کھول کر رکھ دیئے۔ جس نے اپنے خداداد علم کی بدولت کہلانے والے علماء کا ناطقہ بند کر دیا۔ اور جس نے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر انہیں اپنے مقابلہ کے لئے بلایا۔ مگر وہ مُردوں کی طرح ہمیشہ خاموش رہے۔ اور مقابلہ کے لئے نہ اٹھ سکے۔ اس کے متعلق آج یہ کہا جاتا۔ اور ذرہ بھی خوف خدا سے کام نہ لیتے ہوئے کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے علماء کے فتوائے تکفیر سے ڈر کر اس آیت کے معانی میں تبدیلی کر لی ان عقل کے اندھوں سے کوئی پوچھے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہارے اعتراضات سے ڈر کر اسی طرح معانی میں تغیر و تبدل کرنے والے ہوتے۔ تو آج میدان مقابلہ میں تم چاروں شانے چت کیوں ہوتے۔ تمہارا خدا کے اس جری کے مقابلہ میں ذک پر ذک اٹھانا۔ شکست پر شکست کھانا ذلت پر ذلت حاصل کرنا اور نامرادی پر نامرادی پانا اس بات کی قطعی یقینی اور ناقابل انکار دلیل ہے۔ کہ خدا کا یہ نبی فاتح ہوا اور تم مفتوح۔ اس کی تعلیم نے ایک ایک کر کے تم میں سے کثیر لوگوں کو اپنی طرف کھینچا اور اپنی قوتِ قدسیہ سے انہیں پاک اور مطہر بنا دیا۔ مگر تم نے اس جماعت پر جو حملہ بھی کیا اس میں ناکامی ہوئی۔ کیا یہ دلیل اس بات کی نہیں کہ کس نے تغیر کیا اور کون متغیر ہوا ؂

تعددِ معانی نقص نہیں بلکہ خوبی ہے

اگر تمہارے اندر ذرہ بھی عقل و فہم ہوتی۔ تو قرآن مجید کی کسی آیت کے تعدد معانی پر بجائے اعتراض کرنے کے تم خوش ہوتے اور کہتے خدا کے کلام کا جلال ظاہر ہوا۔ اور پتہ لگا۔ کہ جس طرح وہ خود حد و بست سے بالا ہے۔ اسی طرح اس کا کلام بھی غیر محدود معارف کا حامل ہے۔ اور واقعہ میں اگر گلاب کا پھول زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ اپنے خواص عجیبہ ظاہر کرتا رہتا ہے۔ سورج۔ چاند۔ پانی اور ہوا کی نئی نئی تاثیرات دریافت ہوتی رہتی ہیں تو کس طرح ممکن ہے خدا ایک آیت نازل کرے۔ اور اس کے ایک ہی معنے ہوں ؂

دراصل یہی وہ تنگ نظری تھی جس نے مسلمانوں کو ترقی سے محروم کر دیا۔ اور وہ لکیر کے فقیر بن کر رہ گئے۔ اور اسی کا مظاہرہ آج مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے ہو رہا ہے۔ ہم مولوی صاحب کو بتائے دیتے ہیں۔ کہ اگر آپ کے نزدیک کسی قرآنی آیت کے ایک ہی معنے ہو سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ تو معلوم ہوا آپ قرآن کریم کو سمجھتے ہی نہیں۔ آپ نے قرآن کریم پڑھا تو ہے۔ مگر حلق سے نیچے نہیں اترا۔ اور اگر متعدد معانی کے آپ خود بھی قائل ہوں۔ تو اسی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرنا سخت ڈھٹائی اور بے شرمی نہیں تو اور کیا ہے ؂

مظاہر ابلیس

پھر یہ کہنا کہ جب علماء سوء خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ تو ان کا فتویٰ تکفیر درست ہوگا۔ ایک اور نادانی ہے کیا شیطان لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور نہیں۔ کیا ابلیس علیہ اللعنۃ لوگوں کے قلوب میں وسوسے نہیں ڈالتا۔ مگر کیا کوئی بھی ہوشمند انسان ایسا ہے۔ جو شیطان کا مؤید اور ابلیس کا حامی ہو۔ مولوی ثناء اللہ صاحب سے تو کوئی بعید نہیں کہ وہ شیطان و ابلیس کی رفاقت کا حق بھی ادا کر دیں۔ اور سمجھیں کہ شیطان کو بھی جنت میں جگہ ملنی چاہیئے۔ کیونکہ اس نے جو کچھ کیا خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت کیا۔ لیکن ساری دنیا ایسی احمق نہیں۔ لوگ جانتے ہیں کہ داعی خیر بھی خدا تعالےٰ مقرر کرتا ہے۔ اور داعی شر بھی وہی مقرر کرتا ہے۔ لمۂ ملک بھی اسی کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور لمۂ ابلیس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی وُہی پیدا کرتا ہے۔ لیکن شیطانی حرکات انسان کو جنت میں لے جا سکتی ہیں۔ اور نہ ابلیس کا مقام جنت ہے وُہ لوگوں کو دوزخ میں لے جاتا ہے اور خود اس کا اپنا ٹھکانہ بھی دوزخ ہے۔ اسی طرح علمائے سُوء کو اسی لئے لوگوں کو گمراہ کریں۔ کہ خدا نے ان کے قصوروں کی وجہ سے انہیں شیطان کا مظاہر بنا رکھا ہے۔ لیکن اس سے ان کی بریت ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور نہ اس آڑ میں ان کے ناواجب افعال حق بجانب سمجھے جا سکتے ہیں :۔

تحریف۔ الحاد اور دجل کیا ہے۔

اسی ضمن میں ایک اور اعتراض مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دابۃ الارض سے مراد طاعونی کیڑا لیا۔ تو لکھ دیا۔ کہ "دابۃ الارض سے مُراد یقیناً کیڑا ہی ہے اور قرآن شریف کے برخلاف اس کے اور معنے کرنا یہی تحریف۔ الحاد اور دجل ہے ؎ پھر جب دابۃ الارض کے معنے کچھ اور کرنا یہ تحریف۔ الحاد اور دجل ہے" تو حضرت مرزا صاحب نے خود ہی اس کے معنے "علماء سُوء" کر کے تحریف۔ الحاد اور دجل کا کیوں ارتکاب کیا :۔

جہالت کا شرمناک مظاہرہ

یہ اعتراض بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کی جہالت کا شرمناک مظاہرہ ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اقتباس میں ہرگز یہ نہیں فرمایا۔ کہ دابۃ الارض سے مراد طاعون کے علاوہ کچھ اور لینا تحریف الحاد اور دجل ہے۔ بلکہ آپ نے جو کچھ فرمایا وُہ یہ ہے کہ دابۃ الارض سے مراد کیڑا ہے اور اس حقیقت سے انکار کرنا تحریف الحاد اور دجل ہے۔ اور واقعہ میں یہ درست بات ہے۔ دابۃ الارض سے مراد زمینی کیڑا ہی ہے۔ اور اس کے برخلاف کوئی اور معنے کرنا تحریف۔ الحاد اور دجل ہے :۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ علماء سُوء کیا زمینی کیڑے نہیں۔ وُہ بھی تو زمین کے ناپاک اور نجس کیڑے ہی ہیں۔ اور جس طرح گندی موری کا کیڑا اپنی ناپاکی میں خوش رہتا ہے۔ اسی طرح وُہ فقدانِ رُوحانی کو پسند کرنے کی بجائے زمین کے جو ہے بنے ہُوئے ہیں۔ اور پرِ پرواز رکھنے کی بجائے پرِ شکستہ ہو کر اندھے مونہہ بلوں میں گرے پڑے ہیں۔ پس کون بے وقوف ہے۔ جو ان علماء سُوء کو کیڑا نہ سمجھے۔ یہ بھی کیڑے ہیں اور طاعونی اجرام بھی کیڑے ہیں۔ اور واقعہ میں جو شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ دابۃ الارض سے مراد زمینی کیڑا نہیں۔ وُہ قرآن شریف کے خلاف معنے کرتا اور تحریف الحاد اور دجل کا مرتکب ہوتا ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے ایک سوال

مولوی ثناء اللہ صاحب اب بتائیں "محرف۔ ملحد اور دجال" کون ہوا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف یہ تین ناپاک الفاظ منسوب کئے گئے تھے۔ مگر اس تشریح کی روشنی میں جو اوپر پیش کی جا چکی ہے ہر شخص مولوی ثناء اللہ صاحب پر تین حرف بھیجتے ہوئے یہ تینوں خطابات انہی کی طرف لوٹا دے گا۔ اور یہ کہنے پر مجبور ہو گا۔ کہ ؎

بد نہ بولے زیرِ گردوں گر کوئی میری سُنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

آخر میں اس بات کا اظہار کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ دابۃ الارض کے متعلق محولہ بالا تشریح بانیٔ سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ آپ نزول المسیح میں فرماتے ہیں :۔ "آخری زمانہ میں دو قسم کے دابۃ الارض پیدا ہو جائیں گے۔ ایک تو علمائے بے عمل جن کے دل زمین کے ساتھ چسپاں ہونگے۔ اور زمین کی شہرت چاہیں گے۔ دوسرے طاعون کا کیڑا جو بطور سزا ہی ظاہر ہو گا۔ سو اس زمانہ میں دونوں باتیں ظہور میں آ گئیں ...... اور شیعہ کی کتابوں کی حدیثوں میں بھی طاعون کا ذکر ہے۔ اور پھر ساتھ اس کے یہ بھی ذکر ہے۔ کہ اس وقت اکثر علماء یہودی صفت ہو جائیں گے یعنی محض زمین کے کیڑے بن جائیں گے۔ دیکھو۔ یہ دونوں پہلو جو قرآن شریف ہی سے نکلتے ہیں۔ حدیث سے ثابت ہوئے۔ (صفحہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ آپ نے دابۃ الارض سے جہاں طاعونی کیڑے مراد لئے۔ وہاں علماء سوء کو بھی آپ نے زمینی کیڑا قرار دیا۔ اور یہی وہ بات ہے تمام

کیا نبی ہرگز مجدّد نہیں ہوتا؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک فیصلہ کن تحریر

اہلِ پیغام کے عُذرات کی تردید

انتہائی بدتہذیبی

پٹیالہ کے ایک مدرس صادق علی نام غیر مبائع ہیں۔ "پیغام صلح" میں ان کے مضامین شائع ہُوا کرتے ہیں۔ وُہ غیر مبائعین کے اسی طبقہ میں سے ہیں۔ جو احساس نامرادی سے آپے کی طرح بھر بیٹھے ہیں۔ اور سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات اور تمام جماعت احمدیہ کے متعلق بغض و کینہ سے لبریز ہیں۔ محکمہ تعلیم نے تو انہیں تربیت اطفال پر مقرر کر رکھا ہے۔ مگر وُہ بدتہذیبی۔ اور گندہ دہانی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ ان کے مضامین بالعموم درشت کلامی کی عفونت سے فضائے صحافت کو بدبودار بنانے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ انہوں نے ایک مضمون "نبی ہرگز محدث یا مجدد نہیں ہوتا" "پیغام صلح" کے دو نمبروں میں شائع کرایا ہے۔ جس میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ اور جماعت احمدیہ کے متعلق لکھا ہے :۔

(۱) "نام نہاد خلیفۃ المسلمین ہر امر میں واجب الاطاعت امیر المؤمنین یزید اور اس کا ناخدا ترس گروہ اپنی ناجائز خلافت اور اکثریت کے زعم میں نہ صرف غیر مبائع حسین اور اس کے قلیل التعداد رفقاء کو ہر قسم کی اذیت دے گا الخ"

(۲) "اللہ تعالےٰ نے ساری کی ساری قادیانی جماعت پر بے علمی کی ذلت وارد کر دی ہے۔ اور ان کی عملی اور عقلی قوتوں کو سلب کر لیا ہے۔ اور جہل اور تاریکی ان پر مسلط ہو گئی ہے۔ تا کہ وُہ دیکھتے ہوئے نہ دیکھیں اور سُنتے ہُوئے نہ سُنیں :۔

یہ پٹیالوی مدرس صاحب کی تہذیب کا نمونہ ہے۔ اس بدتہذیبی سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے۔ کہ "نبی ہرگز مجدد نہیں ہوتا" اور ان کا یہ تمام غیظ و غضب صرف اس بنا پر ہے۔ کہ اہلِ قادیان کیوں کہتے ہیں۔ کہ "حضرت مسیح موعود نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مجدد قرار دیا ہے" ہم نے انہیں بتایا۔ کہ ہمارا یہ قول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں :۔

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دُنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی شریک نہیں۔ کہ آپ نے تمام دُنیا کو ایک تاریکی میں پایا۔ اور پھر آپ کے ظہور سے وُہ تاریکی نور سے بدل گئی" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ)

اس کے جواب میں پٹیالوی صاحب نے جھوٹ لکھ دیا۔

"محمد صلے اللہ علیہ وسلم فی الواقعہ مجدد تھے۔ لیکن جن معنوں میں آنحضرت صلعم مجدد تھے۔ ان معنوں میں لوتھر۔ گورو گوبند سنگھ۔ جمال الدین افغانی۔ سر سید احمد مہاتما گاندھی۔ رام موہن رائے ٹالسٹائی جواہر لال نہرو سب اپنی اپنی قوم کے مجدد ٹھہرے"

(پیغام صلح ۷ مئی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کلمات یقیناً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا عبارت کے صریح خلاف اور اس کی بالکل غلط تفسیر ہیں۔ علاوہ ازیں ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی کھلی ہتک پائی جاتی ہے مگر میں نے مدرس صاحب کی بدزبانی کے خیال سے انہیں مخاطب نہ کیا۔ بلکہ "پیغام صلح میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کھلی ہتک" کے عنوان سے الفضل یکم جون میں ایک مختصر مضمون لکھا۔ میرے مضمون کے جواب میں اس وقت تک "پیغام صلح" میں (جسے اسلامی تہذیب کا واحد علمبردار ہونے کا دعوےٰ ہے) دو مضمون چھپ چکے ہیں۔ جن کے عنوان حسب ذیل ہیں۔

(۱) "مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری کی جہالت"

(۲) "مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری کی حرکات مذبوحی۔ قادیانی دجل"

ان عنوانوں کے نیچے جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا اندازہ ناظرین بآسانی لگا سکتے ہیں۔ ہم غیر مبائع مضمون نویسوں کی اس روش کو ہمیشہ نظر انداز کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ ہم اپنی ذات کے متعلق ان کی گالیوں سے کوئی تعرض نہ کرینگے لیکن بخدا ہم اس قسم کی ناپاک ترین گالی اور گندہ ترین دریدہ دہنی پر خاموش نہیں رہ سکتے۔ جو پٹیالوی مدرس نے کی ہے۔ کہ

"قادیانیت کی بنیاد ہی دجل فریب کاری، کذب اور افترا پر ہے"۔
(پیغام ۱۲ جون صہ ۲)

کہاں ہیں وہ غیر مبائع جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے غیرت رکھتے ہیں۔ اور قادیان کو اس مقدس انسان کا مولد و مدفن جانتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر یہ طرزِ خطاب جناب مولوی محمد علی صاحب کے ایماء سے اختیار نہیں کیا جا رہا۔ تو کیا انہیں اس کا علم بھی نہیں؟ دینی مسئلہ کے بیان کرتے وقت اگر سمجھانے کے لئے ضرورتاً گوبھی کے چھلکوں کا تمثیلاً ذکر کیا جائے۔ تو ان کے جذبات مجروح ہو جایا کرتے ہیں۔ لیکن ایسے گندے فقرات پر وہ خاموش ہیں۔ میں شرفاء سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ غور کریں۔ کیا یہ لوگ اسلامی تہذیب کے حامل ہیں۔ تعجب ہے کہ پٹیالوی ڈاکٹر عبدالحکیم اور پٹیالوی مدرس صادق علی "قادیانی دجل" کہنے میں بالکل ہمزبان ہیں۔ اور باوجود اس کے غیر مبائعین کے معزز ترین رکن۔

احرار کی "جانشینی" کا دعوےٰ

پٹیالوی مذکور نے لکھا ہے۔ "مولوی اللہ دتا صاحب کو شائد وہ دن بھول گئے ہیں۔ جب احراریوں کی طرف سے قادیانی جماعت پر حضرت رسول کریم ؐ کی توہین کا الزام لگایا جاتا تھا۔ اور قادیانی جماعت احراریوں کے اس چیلنج کو قبول کرنے کی جرأت نہیں کر سکی تھی۔ ... مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری میں اگر ہمت ہے تو وہ اس چیلنج کو اب ہماری طرف سے قبول کریں"۔

ہمیں وہ دن خوب یاد ہیں۔ جبکہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ نے احرار کے اس باطل الزام کی تردید میں انہیں مباہلہ کی دعوت دی تھی۔ مگر احرار اس پر آمادہ نہ ہو سکے۔ اب احرار کے ان نئے جانشینوں کا چیلنج بھی منظور ہے۔ کیا وہ اس طریق فیصلہ (مباہلہ) کو قبول کرینگے جسے ان کے سلف (احرار) قبول نہ کر سکے جناب مولوی محمد علی صاحب کو چاہیئے۔ کہ اگر وہ اس ناپاک الزام کے دعویدار ہیں تو کسی سنجیدہ اور متین آدمی کو نمائندہ مقرر فرمائیں۔

اعتراض کا کیا جواب دیا

راولپنڈی کے خواجہ صاحب اور پٹیالہ کے مدرس صاحب نے گالیاں تو بہت دیں لیکن اصل سوال کا جواب کیا دیا۔؟ کہتے ہیں کہ پٹیالوی کے فقرات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید سورۂ یوسف میں فرعون مصر کے ایلچی کو رسول کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے خود پٹیالوی صاحب اپنے "بے شمار اعلےٰ تعلیم یافتہ دوستوں" کی معیت میں لکھتے ہیں:- "اگر اللہ تعالےٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دینے اور آپ صلعم کے اس ارشاد کی تعمیل میں انما انا بشر مثلکم کا اقرار کرنے میں نبی کریم کی ہتک نہیں تو یقیناً یقیناً میرے یہ کہہ دینے میں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انہی معنوں میں مجدد ہیں جن معنوں میں لوتھر۔ رام موہن رائے وغیرہ مجدد کہلا سکتے ہیں۔ نبی کریم کی کوئی ہتک نہیں۔ ہمارے نزدیک نہ آنحضرت صلعم مجدد ہیں۔ اور نہ ہی لوتھر۔ رام موہن رائے وغیرہ" (۱۲ر جون)

النقل مطابق اصل

لیکن کیا فرعون مصر کا ایلچی انہی معنوں میں رسول تھا۔ جن معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے؟ اگر نہیں۔ تو اس کا پیش کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے بشر یوحی الیہ قرار دیا ہے۔ اس لئے یقیناً ہمیں یہ کہنے میں باک ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انہی معنوں میں بشر تھے۔ جن معنوں میں لوتھر۔ اور رام موہن رائے بشر تھے۔ اہل پیغام کی دورنگی عجیب ہے کبھی کہتے ہیں۔ کہ "محمد صلے اللہ علیہ وسلم فی الواقع مجدد تھے"۔ اور انہی معنوں میں مجدد تھے۔ جن معنوں میں لوتھر اور رام موہن رائے وغیرہ۔ اور کبھی کہتے ہیں۔ کہ "ہمارے نزدیک نہ آنحضرت صلعم مجدد ہیں اور نہ ہی لوتھر رام موہن رائے وغیرہ" بھلا اس فی الواقع مجدد ہونے اور نہ ہونے میں وجہ تطبیق کیا ہے؟ نہ معلوم اہل پیغام ان بھول بھلیوں میں کیوں پڑ رہے ہیں۔ بات صاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔ "ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے"۔ اس کا انکار غیر مبائعین نہیں کر سکتے لیکن کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ میں جن معنوں میں مجدد قرار دیا گیا ہے انہی معنوں میں لوتھر گورو گوبند سنگھ وغیرہ مجدد تھے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انبیاء میں سے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مجدد اعظم اور بے نظیر مجدد قرار دے رہے ہیں۔ اہل پیغام نبی کریم کو انہی معنوں میں مجدد بتلاتے ہیں جن میں لوتھر اور رام موہن رائے کو مجدد ٹھہراتے ہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ پیغام صلح کے اس بیان میں تحریف عبارت کے علاوہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کھلی کھلی ہتک ہے۔ جس سے انہیں توبہ کرنی چاہیئے۔ گالیاں دینے اور ادھر ادھر کی باتوں سے اس پر پردہ نہیں پڑ سکتا۔

مولوی محمد علی صاحب کو ثالث تجویز کر لیں

پٹیالوی مدرس لکھتا ہے۔ کہ میں میرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کو ثالث تجویز کرتا ہوں۔ وہ مسجد مبارک میں حلفیہ بیان دیں۔ لیکن ہمارے نزدیک صادق علی صاحب مدرس کی بدتہذیبی کے پیش نظر یہ انسب ہے۔ کہ وہ مولوی محمد علی صاحب کو ثالث مان لیں۔ اور مولوی صاحب ڈلہوزی سے ہی حلفیہ بیان "پیغام صلح" میں شائع کرا دیں۔ ہم انہیں اس گرمی میں احمدیہ بلڈنگ کی مسجد میں آنے کی تکلیف بھی نہیں دینا چاہتے۔ کہ "میں نے الفضل کے مضامین بھی پڑھ لئے ہیں۔ میرے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب لیکچر سیالکوٹ کے صفحہ ۱۹ پر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو انہی معنوں میں مجدد قرار دیا ہے۔ جن معنوں میں لوتھر اور رام موہن رائے جمال الدین افغانی اور سرسید گاندھی جی اور پنڈت جواہر لال مجدد ہیں۔ لہٰذا ماسٹر صادق علی صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو انہی معنوں میں مجدد بتلانے میں حضور سرور کائنات کی کوئی توہین نہیں کی"۔

ہم غیر مبائعین کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر جناب مولوی محمد علی صاحب صاف طور پر ایسا حلفیہ اعلان شائع کر دیں تو ہم پٹیالوی مدرس صاحب کی عبارت کو ان کی "علمی غلطی" تسلیم کر لیں گے۔ اور انہیں بدنیتی سے توہین رسول کرنے کا مرتکب قرار نہ دیں گے۔ کیا جناب مولوی صاحب یہ طریق فیصلہ قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔

نبی کے مجدد ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فیصلہ کن تحریر

ہمارے عقیدہ کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجدد بھی ہیں اور نبی بھی۔ اسی بناء پر ہم حدیث مجدد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے پیش کیا کرتے ہیں۔ غیر مبایعین کہتے ہیں کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجدد ہیں تو نبی نہیں اور اگر نبی ہیں تو مجدد نہیں کیونکہ اصطلاح اسلام کی رو سے نبی اور مجدد میں نسبت تباین ہے۔ یعنی کوئی نبی مجدد نہیں ہوتا اور کوئی مجدد نبی نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک مجدد دینی عمومیت کے لحاظ سے تمام انبیاء علیہم السلام پر اطلاق پا سکتا ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو "مجدد اعظم" قرار دیا ہے لیکن اصطلاحی مجدد اور نبی میں بھی ہم تباین کے قائل نہیں۔ بلکہ ان دونوں میں عموم خصوص من وجہ کی نسبت پائی جاتی ہے یعنی بعض انبیاء پر مجدد اصطلاحی کا بھی اطلاق ہوتا ہے اور بعض مجددین نبی بھی ہوتے ہیں۔ گویا ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک شخص مجدد اصطلاحی بھی ہو اور نبی بھی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی طور کے مجدد اور نبی تھے۔ آپ کو مجدد کہنا آپ کی نبوت کے منافی نہیں اور آپ کا نبی ہونا آپ کی مجددیت کو باطل نہیں ٹھہراتا۔ درحقیقت انبیاء دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) تشریعی نبی جو نئی شریعت لاتے اور سابقہ شریعت کو منسوخ کرتے ہیں۔ (۲) غیر تشریعی نبی۔ جو نئی شریعت نہیں لاتے بلکہ سابقہ شریعت کی پیروی کرتے اور اس کی پیروی کرانے کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ دوسری قسم کے انبیاء باوجود وصف نبوت سے متصف ہونے کے اصطلاحی مجدد بھی ہوتے ہیں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام موخرالذکر قسم میں داخل ہیں۔ اس لئے وہ نبی بھی ہیں اور اصطلاحی مجدد بھی۔ لیکن اہل پیغام کہتے ہیں۔

"اصطلاح اسلام کی رو سے کسی نبی کو مجدد کہنا اس کی توہین اور ہتک کرنا اور اسے منصب نبوت سے معزول قرار دینا ہے"

(پیغام ۷ر مئی)

انہیں اس خیال باطل پر بے حد ناز ہے بلکہ وہ اس تودۂ ریگ کو "قادیانیت کے لئے پیام مرگ" قرار دے رہے ہیں۔ اور ہم سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ خلیفہ صاحب سے اس اصل کا پتہ لے دیں:۔

ہم غیر مبایعین کے اس زعم کو باطل اور ان کے اس نظریہ کو سراسر غلط ثابت کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نہایت واضح حوالہ پیش کرتے ہیں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ واقعہ اس وقت آیا جب کہ حضرت موسیٰ ع کی وفات پر چودھویں صدی گزر رہی تھی اور اسرائیلی شریعت کے زندہ کرنے کے لئے مسیح چودھویں صدی کا مجدد تھا"

کتاب "مسیح ہندوستان میں" صفحہ ۲۷

فرمایئے! کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو "اسرائیلی شریعت کو زندہ کرنے کے لئے چودھویں صدی کا مجدد" کہا ہے یا نہیں؟ نیز کیا اس جگہ حضرت مسیح علیہ السلام کو اصطلاح اسلام کی رو سے "چودھویں صدی کا مجدد" کہا گیا ہے یا نہیں؟ اگر کہا گیا ہے اور یقیناً کہا گیا ہے تو کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کہہ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین اور ہتک کی اور انہیں منصب نبوت سے معزول قرار دیا؟ ع

زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ تم میں ایماں ہے

میرے خیال میں اس حوالہ کو پڑھ کر اہل پیغام کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں اور پٹیالوی مدرس صاحب کو عرق خجالت میں غرق ہو جانا چاہیئے۔ جاؤ تم سب چھوٹے بڑے مل کر اس حوالہ کا کوئی جواب پیش کرو۔ اگر تم نادانستہ طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی خلاف ورزی کرتے رہے ہو۔ تو آؤ اب باز آجاؤ۔

میں ہر غیر مبایع دوست سے خدا کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ وہ صادق علی صاحب کی تعلیوں کو ایک طرف اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے باطل شکن بیان کو دوسری طرف رکھیں۔ اور دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ کیا "قادیانی جماعت پر بے علمی کی ڈبل داود کر دی گئی ہے یا ہمچو من دیگرے نیست کا مدعی اور اس کے ہم عقیدہ اس ذلت کی مار کے نیچے ہیں؟ خدارا بتاؤ کیا اب بھی تم کہتے رہو گے۔ کہ "قادیانی جماعت مذہبی فریب کاروں اور خائنوں کا ایک گروہ ہے"؟ میں درد بھرے دل کے ساتھ کہتا ہوں تم آج ہمیں گالیاں دے کر خوش ہوتے ہو۔ مگر وہ دن آنے والا ہے جب تمہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑیگا ہم تو گالیاں سن کر تمہارے لئے دعا ہی کرتے ہیں مگر خدا کے قہر سے ڈر جاؤ۔ خدا اگرچہ غضب میں دھیما ہے مگر اس کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں۔

خلاصہ بیان

غرض میں نے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسرائیلی شریعت کے زندہ کرنے کے لئے چودھویں صدی کا مجدد تحریر فرمایا ہے۔ لہذا اہل پیغام کا کلیہ ٹوٹ گیا۔ حضرت عیسیٰ اسرائیلی شریعت کو زندہ کرنے کے لئے چودھویں صدی کے مجدد بھی تھے اور نبی بھی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلامی شریعت کو زندہ کرنے کے لئے چودھویں صدی کے مجدد بھی ہیں اور نبی بھی۔ ہر مجدد کا نبی ہونا ضروری نہیں اور نہ ہی ہر نبی کا اصطلاحی مجدد کہلانا ضروری ہے لیکن بعض نبی اصطلاحی مجدد بھی ہوتے ہیں اور بعض اصطلاحی مجدد نبی بھی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے۔

وھو المراد۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

بعض خریداروں کو ضروری اطلاع

محکمہ ڈاک نے دفتر ہذا کو لکھا ہے کہ اضلاع لائل پور و شیخوپورہ کے چکوں میں رہنے والے خریداروں کے پتوں کے ساتھ کینال برانچ نہیں لکھا ہوتا۔ اس لئے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ چک جھنگ برانچ میں ہے گوگیرہ برانچ میں یا رکھ برانچ میں ایسے اخباروں کا لیٹ ہونا لازمی ہے۔ اس لئے آئندہ کینال برانچ ضرور لکھی جائے۔ لیکن یہ تفصیل صحیح طور پر خریدار ہی اپنے متعلق دے سکتا ہے۔ اس لئے خریدار صاحبان مطلع کریں کہ ان کا چک کس برانچ میں ہے تا ایڈریس صحیح کر لئے جائیں

مینجر

شکریہ احباب

میری ہمشیر سعیدہ رشید بیگم کی وفات پر احباب کرام نے جس ہمدردی اور محبت سے تعزیت فرمائی ہے۔ اس کے ہم سب ممنون ہیں۔ اور بذریعہ اخبار کے ذریعہ سارے خاندان کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار خلیفہ صلاح الدین احمد۔

ان مرضوں کی دوا مفت طلب کرو

ذیابیطس۔ مرگی۔ بواسیر۔ سل۔ دق۔ دمہ۔ برائے اولاد نرینہ۔ سیلان الرحم۔ اٹھرا۔ بواسیر۔ آتشک۔ سوزاک۔ پائیوریا۔ بھولا ناخنہ۔ نکرے۔ چنبل۔ خنازیر اور بچوں کا سوکھ جانا آرڈر کے ہمراہ برائے خرچ ڈاک وغیرہ ہر دوا کے لئے ۵ کے ٹکٹ اور یہ تحریر ضرور روانہ کرو۔ میں اپنی جان۔ مال ایمان اولاد۔ اور کاروبار پر اپنے معبود کو گواہ کر کے لکھتا ہوں کہ آپ کی دوا سے آرام آنے پر اتنے روپے آپ کی نذر کروں گا

نوٹ:۔ غرباء کم از کم تین روپے اور امراء حسب حیثیت وعدہ فرمائیں۔

مینجر دفتر دی ورلڈ ہیلتھ سروس ایم گلی نزد مسلم ہائی سکول لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان حصول آزادی کی مساعی میں کانگرس کے ساتھ رہے

مسلمانوں کی فراخ دلی اور کانگرس کی غلط منطق

مسٹر عبدالرحمن صدیقی بیرسٹرایٹ لا ممبر بنگال اسمبلی نے سورت کے ایک جلسہ میں جس کے صدر سر علی محمد خان دہلوی لیڈر مسلم لیگ پارٹی بمبئی اسمبلی تھے تقریر فرمائی

مسٹر صدیقی نے اپنی تقریر میں ہندو مسلم اتحاد کی تاریخ مسلم لیگ کی ابتداء سے لے کر برطانوی وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ تک بیان کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ہندوؤں کے اس رویہ کی سخت مذمت کی جو مسلمانوں کی جانب خاص کر کانگرس کی روش سے ظاہر ہوتا ہے۔

مخلوط انتخاب

فرقہ وارانہ فیصلہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے ۱۸۹۲ء سے لے کر ۱۹۰۶ء تک کے واقعات کی طرف اشارہ کیا جب کہ مخلوط انتخاب کی بدولت صوبجاتی و مرکزی کونسل میں ایک مسلمان بھی منتخب نہ ہو سکا۔

مسلم لیگ کی بنیاد ۱۹۰۶ء میں پڑی۔ اسی سال ہز ہائی نس سر آغا خان کی قیادت میں وہ تاریخی وفد وائسرائے کی خدمت میں پیش ہوا۔ ان سرگرمیوں کا نتیجہ مسلم لیگ کی شکل میں رونما ہوا۔ سب سے پہلی مرتبہ ۱۹۰۹ء میں منٹو مارلے اصلاحات کے دوران میں جداگانہ انتخاب نے ایک آئینی واقعہ کی حیثیت حاصل کر لی۔ اور قانون ساز مجالس میں مسلمانوں کو جداحق نیابت حاصل ہو گیا۔

مسٹر صدیقی نے فرمایا۔ فرقہ وارانہ فیصلہ نہ مسلمانوں کو مجموعی طور پر قبول ہے۔ اور نہ ان کے پورے حقوق تسلیم کرتا ہے اس فیصلہ نے ایک جگہ مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیتوں کے برابر کر دیا ہے اور دوسری جگہ مسلم اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کر دیا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ بہرحال مسلمان کسی باہمی مفاہمت کی غیر موجودگی میں فرقہ وارانہ فیصلہ کو مسترد کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

میثاق لکھنؤ

مسٹر صدیقی نے سوال کیا کہ فرقہ وارانہ فیصلہ کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ فاضل مقرر گول میز کانفرنس کے زمانہ میں مسٹر گاندھی کے ساتھ انگلستان میں موجود تھے۔ ہندو اخبارات نے اس واقعہ کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ کہ خود گاندھی جی بھی اس بات پر رضامند ہو گئے۔ کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا فیصلہ وزیر اعظم کریں۔

مسٹر صدیقی نے اس سلسلہ میں یہ بھی فرمایا کہ گزشتہ بیس پچیس سال تک مسلمان کانگرس اور ہندوؤں کے ساتھ دوش بدوش گامزن رہے ہیں۔ لیکن ہر نازک وقت پر نتائج نے مسلمانوں کو اس امر پر مجبور کر دیا۔ کہ وہ ہندوؤں کے ارادوں کی طرف سے بدظن ہو جائیں۔ ۱۹۱۶ء کے میثاق لکھنؤ کو ۱۹۱۸ء میں خیرباد کہہ دی گئی مسلمانوں کو اس اثنا میں یہی امید رہی۔ کہ نہرو رپورٹ جس پر نئے دستور کی بنیاد قائم ہو گی مسلمانوں کے مطالبات کے ساتھ انصاف کرے گی۔ لیکن تمام توقعات ناکام ثابت ہوئیں۔

پنڈت مالویہ کا مطالبہ

مسٹر صدیقی نے کہا کہ صوبہ سرحد میں فرقہ وارانہ پوزیشن کے متعلق ایک ایسا اہم واقعہ بیان کر دینا ضروری ہے۔ جو آج تک عام لوگوں کے علم میں نہیں آیا۔ اس صوبہ میں ہندوؤں کی آبادی بہت کم ہے۔ اور پنڈت مالویہ ان کے لئے بہت پریشان تھے۔ کمیٹی کے مسلم نمائندہ نے مالویہ جی کی تمام شرائط ماننے کے لئے رضامندی دے دی۔ تب پنڈت موتی لال نہرو نے پنڈت مالویہ سے اپنی شرائط پیش کرنے کیلئے کہا پنڈت مالویہ نے شرائط لکھ کر دستاویز مسلم نمائندے کے حوالہ کر دی جس مسلم نمائندے نے اس کی پشت پر بلا دستاویز دیکھے ہوئے یہ الفاظ تحریر کر دیئے۔ کہ "جو کچھ اس دستاویز میں کہا گیا ہے۔ مجھ کو منظور ہے۔" یہ الفاظ لکھ کر مسلم نمائندے نے دستاویز پنڈت موتی لال نہرو کے سپرد کر دی۔ پنڈت موتی لال کو سخت تعجب تھا۔ کہ مسلم نمائندے نے دستاویز بغیر پڑھے ہوئے اپنی رضامندی دے دی انہوں نے دستاویز کھول کر کمیٹی کے سامنے پڑھی۔ شرائط مختصراً حسب ذیل ہیں۔

"صوبہ سرحد کی (جہاں ہندو بہت کم تعداد میں ہیں) مقامی جماعتوں اور کونسل میں ہندوؤں کو ۵۰ فیصدی حق نیابت حاصل ہونا چاہیئے۔ اور ہر سول یا فوجداری مقدمہ کی سماعت جس میں ہندو ماخوذ ہو۔ ہندو یا یورپین جج کے سامنے ہو۔

مسلم نمائندے نے یہ شرائط بغیر سوچے سمجھے منظور کر لیں۔ لیکن پنڈت موتی لال نہرو نے اس دستاویز کو چاک کر ڈالا۔

مسٹر صدیقی نے کہا۔ کہ جہاں بھی ہو سکا ہے مسلمانوں نے ہندوؤں کے ساتھ یکجہتی اور فیاضانہ روش اختیار کی ہے انہوں نے بنگال کی مجلس قوانین کے ایوان بالا کے صدر کے انتخاب میں کانگرسی امیدوار مسٹر رادھا مکند مکرجی کی معاونت کی۔ نیز کلکتہ کارپوریشن کے میئر کے انتخاب میں مسٹر رام چودھری کی مدد کی جن جن صوبوں میں مسلم وزیر اعظموں نے وزارت مرتب کی ہے مسلمانوں نے ہندو اور سکھ وزراء کو شامل کر کے اپنی فیاضی کا ثبوت پیش کیا ہے۔

آزادی کی ڈھینگ

فاضل مقرر نے یہ دعوی کیا کہ ہندوؤں کی لغت میں آزادی کا مرادف لفظ کوئی نہیں پایا جاتا۔ غلامی کا لفظ ہندوؤں کی لغت میں مل سکتا ہے۔ نہ کہ مسلمانوں کی آزادی کا تخیل مسلمانوں کے مذہب نے ان کی سرشت میں داخل کر دیا ہے اور اس تخیل کو انہوں نے گزشتہ تیرہ سو برس سے لے کر آج تک محفوظ رکھا ہے۔ اس لئے مسلمانوں پر کسی قسم کا الزام نہیں آ سکتا۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی مسلم عوام سے تعلق قائم کرنے کی خواہش کا ذکر کرتے ہوئے مقرر نے فرمایا۔ کہ میں یہ بات دعوی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ پنڈت نہرو ہندو یا مسلم عوام کے جذبات سے صحیح طور پر واقف نہیں ہیں۔ تعلیم و تربیت کی وجہ سے ان کے خیالات مغربی ہیں۔ نہ کہ ایشیائی۔ انہوں نے اپنے نظریہ کارل مارکس

شیرازہ

ایک ہفت روزہ فکاہی اور ادبی اخبار

ادارہ:۔ سندباد جہازی محمود افضل بی۔ اے

اگر آپ مولانا عبدالمجید سالک سید امتیاز علی تاج۔ پنڈت ہری چند اختر ڈاکٹر تاثیر۔ صوفی غلام مصطفےٰ تبسم حفیظ ہوشیارپوری۔ حاجی لق لق مسٹر غلام عباس اور سندباد جہازی کے ادبی اور فکاہی مضامین پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو شیرازہ کا مطالعہ کیجئے چندہ سالانہ تین روپے ہے

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

مینجر شیرازہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لینن اور مختلف لوگوں سے ملے ہیں۔ ان کا سوشلزم ہندوستانی اور خاص کر مسلمانوں میں کبھی مقبول نہیں ہو سکتا ان کی پالیسی پر عمل کر کے ہندوستان کبھی آزادی نہ حاصل کر سکے گا۔ فی الواقع پنڈت نہرو اپنی موجودہ پوزیشن کے لئے غیر موزوں ہیں۔ مقرر کا خیال تھا۔ کہ پنڈت نہرو عہدہ قبول کرنے کے مخالف ہوتے ہوئے کانگرس کی مجلس عاملہ کے فیصلہ کو جو سے جو ان کی خواہشات کے خلاف تھا۔ کانگرس کی صدارت سے مستعفی ہو جائیں گے۔

کانگرس کی غلط منطق

آخر میں مسٹر صدیقی نے مسلمانوں سے پُرزور اپیل کی کہ وہ کانگرس کے گمراہ کن پراپیگنڈا سے متاثر نہ ہوں۔ کانگرس ہندو مسلم اتحاد کا ڈھونگ رچا کر مسلمانوں کو دھوکا نہیں دے سکتی ابھی تو کانگرس کو مدراس میں برہمن غیر برہمن۔ بنگال میں مختلف ہندو فرقوں پنجاب میں ہندوؤں اور سکھوں کشمیری پنڈتوں اور کائستھوں کے پیچیدہ مسائل ۲۴

۲۴ طے کرنے ہیں۔ اس کے باوجود تمام الزام مسلمانوں کے سر تھوپا جاتا ہے۔ کہ ملک کی آزادی کی راہ میں صرف مسلمان ہی ایک روک ہیں۔ یہ محض پروپیگنڈا ہے جس سے ان کی مسلم دشمنی کا ثبوت ملتا ہے۔ (نامہ نگار)

ٹاؤن کمیٹی قادیان کا حسن انتظام

ٹاؤن کمیٹی قادیان نے پبلک پر اپنی خدمات کا اظہار کر کے از سر نو اعتماد جمانے کے لئے یہ سب سے ضروری بات سمجھی ہے کہ اس گرانی کے زمانہ میں ہوس ٹیکس قریباً دو گنا کر دیا جائے۔ یعنی جو شخص پہلے ایک روپیہ ٹیکس دیتا تھا۔ اب پونے دو روپے دیگا۔

لیکن دفتری انتظامات کی یہ حالت ہے کہ پہلے تو جو خاک اڑ گئی۔ وہ اڑ گئی۔ اب ہوس ٹیکس کی وصولی کے لئے جو بل تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ ان میں یہ نوٹس درج ہے۔ کہ ہوس ٹیکس بابت سال ۳۷-۱۹۳۸ء یکم اپریل ۱۹۳۷ء تک پیشگی یکمشت ادا کر دیا جائے۔ اگر یکمشت ادا نہ کر سکیں۔ تو دو اقساط میں ادا فرمائیں۔ تاریخ اقساط یکم اپریل ۱۹۳۷ء و یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء مقرر کی گئی ہیں۔ اگر تاریخ مقررہ تک ادا نہ کیا گیا۔ تو آپ کو علاوہ رقم ٹیکس کے تاوان حسب گورنمنٹ نوٹیفیکیشن نمبر ۳ مورخہ ۳۰ بشرح ۱/۸ معہ متفرق خرچ رجسٹری وغیرہ ادا کرنا ہوگا۔"

اس کے متعلق دریافت طلب امر یہ ہے۔ کہ وہ بل جو کمیٹی اپنے حسن انتظام کے ماتحت جون ۳۷ء میں تقسیم کر رہی ہے۔ ان کی رقوم کس سنہ کی یکم اپریل اور یکم اکتوبر کو ادا کی جائیں۔ اگر اس سے مراد ۱۹۳۷ء کی یکم اپریل ہے تو ٹیکس ادا کرنے والوں کے لئے یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ جو تاریخ آج سے قریباً تین ماہ قبل گزر چکی ہے۔ اسے اس لئے واپس لائیں۔ کہ سال ٹاؤن کمیٹی نے وہ تاریخ ٹیکس ادا کرنے کے لئے مقرر کی ہے۔ پھر جب کہ یہ ممکن ہی نہیں۔ تو اس نوٹس کا کیا مطلب۔ کہ اگر مقررہ تاریخ پر ٹیکس ادا نہ کیا گیا۔ تو تاوان معہ متفرق خرچ رجسٹری وغیرہ وصول کیا جائیگا۔

یہ اس کے متعلق ٹاؤن کمیٹی قادیان کا حسن انتظام ہے۔ جو سب سے زیادہ اہم اور سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اور جس ادارہ کے اندرونی انتظام کی یہ حالت ہو۔ اس سے یہ کیونکر توقع ہو سکتی ہے کہ وہ سارے شہر کا انتظام عمدگی سے کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔

ارکان کمیٹی کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ اس وقت تک کمیٹی نے جو اچھی شہرت حاصل نہیں کی اور پبلک اس سے نالاں ہے تو اس کی وجہ یہ نہیں۔ کہ پہلے ٹیکس کم وصول کیا جاتا رہا ہے۔ بلکہ بے انتظامی اور عدم نگرانی تھی۔ اب بھی جب تک اس طرف توجہ نہ کی جائے گی۔ اصلاح حالات کی کوئی صورت نہ پیدا ہوگی۔ اور موجودہ حالت میں ٹیکس میں اضافہ یقیناً بے اطمینانی پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ (ایک ٹیکس دہندہ)

میری پیاری بہنو

میری خاندانی مجرب دوا ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ جس کو ہزاروں میری بہنیں استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں۔ اگر آپ کو ماہواری بے قاعدہ ہیں۔ درد سے آتے ہیں۔ یا رک رک کر آتے ہیں۔ بند ہو گئے ہیں۔ یا سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ کمر درد۔ سر درد۔ اور قبض رہتا ہے بھوک کم لگتی ہے پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ کام کاج سے دل دہڑکنے لگتا ہے۔ سانس پھول جاتا ہے۔ تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا راحت کو استعمال کریں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے آپکی تمام تکلیفیں رفع ہو جائیں گی۔ اور چاند جیسا لڑکا پیدا ہوگا قیمت مکمل خوراک برائے ایک ماہ صرف دو روپے محصول، حفظ صحت کی بہترین کتاب کلید صحت ار کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں دوکانوں کے خریداروں کو خوشخبری

اکثر احباب دریافت کرتے رہتے ہیں کہ دوکانوں کیلئے کوئی زمین قابل فروخت ہو تو ہمیں اطلاع دیجائے۔ اب ایک موقع نکلا ہے۔ اڈہ خانہ اور کارخانہ ہوزری کی طرف جہاں کم وبیش ۵۰ فٹ کی سڑک کا نیا شاندار بازار بن رہا ہے۔ ۸ دوکانیں ۵۰ فٹ کی سڑک پر اور ۳ دوکانیں ۲۰ فٹ کی سڑک پر نیز ان دوکانوں کے پیچھے ایک احاطہ بھی قابل فروخت ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بحوالہ ریزولیوشن ۱۵۰/۱۰ ۲۱-۹-۳۶ اس جائداد کو نیلام کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ یہ جائداد بہت قیمتی اور باموقعہ ہے۔ لہذا یہ فائدہ مند جائداد موقعہ پر ۲۰ جون کو منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان بوقت ۵ بجے شام نیلام کرینگے۔ زر نیلام کا ۱/۴ حصہ فوراً وصول کیا جائیگا۔ اور بقیہ ۳/۴ حصہ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر وصول ہوگا۔ خواہشمند اصحاب ٹھیک وقت مقررہ پر پہنچ کر بولی دیں۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

قادیان میں مکان بنانے کا نادر موقعہ

محلہ دارالبرکات قادیان میں جو ریلوے سٹیشن کی طرف واقعہ ہے بہت سے دوست وہاں مکان بنانے کے لئے زمین خرید کرنیکے خواہشمند تھے اب محلہ دارالبرکات میں ریلوے سٹیشن کی طرف چند قطعات جو کنال کنال کے تجویز کئے گئے ہیں۔ قابل فروخت ہیں۔ یہ قطعات صرف انہی دوستوں کو دئے جائینگے جن کی طرف سے درخواست خریداری بمعہ قیمت کے پہلے آوے گی۔ ہر قطعہ کے ساتھ دو دو راستے تجویز کئے گئے ہیں۔ یہ قطعات بہت باموقعہ ہیں۔

تفصیل قیمت حسب ذیل ہوگی

۱۔ جس قطعہ کے ملحق دو راستے ۱۰-۱۰ فٹ کے ہونگے۔ اس قطعہ کی قیمت للعہ/ فی کنال

۲۔ جس قطعہ کے ملحق دو راستے ایک دس فٹ کا اور ایک ۲۰ فٹ کا ہوگا اس کی قیمت للعہ/ فی کنال

۳۔ جو قطعہ ۲۰-۲۰ فٹ کے دو راستوں پر واقعہ ہوگا۔ اس کی قیمت للعہ/ فی کنال ہوگی۔

خرید کرنے والے اصحاب فوراً مندرجہ بالا اعلان کے مطابق درخواست خریداری اور روپیہ بھجوا دیں۔ صدر انجمن سے منظوری حاصل ہونے پر ایسے دوستوں کو سند فروخت اراضی اور قبضہ موقعہ پر دیدیا جائیگا۔ جو دوست رجسٹری یا انتقال کرانا چاہیں وہ اپنے خرچ پر کرا سکتے ہیں۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

نمبر ۷۷۴۲ منکہ حافظ عبدالرحمن ولد حاجی محمد بخش قوم ... پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی رنداں ڈاکخانہ کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/۴۳ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ حافظ عبدالرحمن عابد عربک ٹیچر ڈی۔ بی ہائی سکول حویلی ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقلم خود۔

گواہ شد۔ محمد خان ہیڈ جمعدار سلیمانکی ہیڈ ورکس ضلع فیروزپور بقلم خود

گواہ شد۔ علی محمد مسلم مدرس ہائی سکول حویلی ضلع منٹگمری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اطلاع

یہ یاد رہے کہ میری دوائی صرف نامردی، سستی، جریان، احتلام، سرعت اور کمزوری لاغری کیلئے مخصوص ہے۔ یہ امراض خواہ کسی سبب سے ہوں جلق یا کثرت مباشرت یا عادت بد سے سب کیلئے یکساں مفید ہے۔ سوزاک یا آتشک سے پیدا کی ہوئی کمزوری کیلئے اسے استعمال کرنا طاقت کا بیمہ کرنا ہے۔ مادر زاد نامردی کیلئے میری دوائی مفید نہیں ہے۔

شرطیہ علاج اور شرطیہ وعدہ

ہندو کو دھرم اور مسلمان کو ایمان کی قسم ہے۔ کہ اگر میری دوائی کے استعمال سے حسب دلخواہ فائدہ نہ ہو تو حلفی تحریر بھیج کر قیمت واپس منگالیں عدم صحت کی صورت میں کسی کا پیسہ رکھنا گناہ سمجھتا ہوں۔ اب بھی اگر کوئی میری دوائی سے فائدہ نہ اٹھائے تو اسکی قسمت

آتشک و سوزاک

میں نے بڑی جستجو اور تلاش سے ان ہر دو شکایات کے دفعیہ کیلئے بے نظیر اور تیر بہدف ادویات دستیاب کی ہیں۔ جو بالکل بے ضرر ہیں ان ہر دو ادویات کے استعمال سے آتشک و سوزاک فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ یہ امراض خواہ کتنے ہی پرانے کیوں نہ ہوں ان ہر دو ادویات کے استعمال سے جسم سے زہریلا اثر دور کر کے خون کو پاک و صاف کر دیتی ہیں اور لطف یہ کہ پھر دوبارہ ان امراض کے پھوٹنے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ سوزاک کی جلن ٹیس اور پیپ صرف ۱۲ گھنٹہ میں بند ہو جاتی ہے۔ اور آتشک کی دوائی کے استعمال سے نہ منہ آتا ہے۔ اور نہ تے یا دست بغیر کسی قسم کی تکلیف کے ایک ہفتہ کے اندر اندر آتشک کا مادہ خون سے خارج ہو کر ہمیشہ کیلئے تندرستی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور جسم کندن کی طرح چمکدار ہو جاتا ہے۔ آتشک کے دفعیہ کیلئے لاجواب دوا ہے۔ قیمت دوائی آتشک صرف عہ محصولڈاک علاوہ قیمت دوائی سوزاک صرف پانچ روپے (للعہ) محصولڈاک بذمہ خریدار

بہتوں کا بھلا ہوگا اسکے پڑھنے سے

ناظرین! میں نہ اشتہاری حکیم ہوں نہ ڈاکٹر بلکہ ایک معمولی کلرک ہوں۔ بدقسمتی سے میں اپنی جوانی میں عادت قبیحہ کا مرتکب ہو گیا جس کے نتیجہ سے میں بالکل بے خبر تھا۔ اچانک عرصہ ڈیڑھ سال کے بعد مجھے ناطاقتی کے نامراد مرض جو اس عادت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ لاحق ہو گئے۔ بے انتہا شکائتوں کے سبب میرا چہرہ دن بدن لاغر اور زرد ہونے لگا۔ دوست احباب میری پژمردگی کا سبب پوچھتے تھے۔ مگر میں کسی کو اپنی حالت سے آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ در پردہ لاہور اور دیگر شہروں کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکیموں سے جن کے لمبے چوڑے اشتہاروں کی کوئی حد نہ تھی۔ ادویات منگوا کر استعمال کرتا رہا۔ لیکن بے سود خاک بھی فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ علاوہ خرچ کے کئی ایک اور تکلیفوں کا سامنا کر کے بھی مایوس رہنا پڑا۔ اس مایوسی کی حالت میں میں زندہ درگور ہونے کو ترجیح دیتا تھا۔ اتفاقاً خوش قسمتی سے مجھے ایک ملازمت میں نیپال جانا پڑا ۱۹۰۱ء میں لاہور سے نیپال روانہ ہوا۔ اور ایک دو جگہ ٹھہرتا ہوا نیپال کے مشہور شہر کھٹمنڈو میں اترا۔ میرے ساتھ ایک فقیر خضر صورت جو ایک دور دراز جنگل کے وہاں مقیم تھے مجھے پوچھنے لگے۔ کہ تم اداس اور تمہاری شکل مریضوں کی سی کیوں ہے۔ میرے پُر درد دل نے اس فقیر خضر صورت اور کامل سنیاسی سے اپنا سارا ماجرا کہہ ڈالنے کی ہدایت کی چنانچہ میں نے بےکم و کاست اپنی تمام سرگذشت کا کچا چٹھا بیان کر کے یہ بھی کہدیا کہ اب میں اس زندگی سے تنگ آکر خودکشی کرنے پر آمادہ ہوں۔ اس فقیر صاحب نے از راہ شفقت میرے حال زار پر رحم فرما کر ایک نسخہ کھانے کیلئے مقوی گولیوں کا اور دوسرا نسخہ کمزوری دور کرنے کے لئے مالش کا بتایا۔ چنانچہ میں نے بموجب ارشاد اس صاحب کمال کے چند ایک جنگلی جڑی بوٹیاں اور کئی ایک ادویات بازار سے خرید کر ہر دو جوہر کیمیا کو روبرو اس صاحب کمال کے تیار کر کے استعمال کرنا شروع کیا۔ ناظرین میں اپنے خدا کو حاضر و ناظر جان کر سچ کہہ رہا ہوں۔ کہ ساتویں روز ہی میری تمام شکائتیں جو ایک ایسے مریض کو لاحق ہوا کرتی ہیں۔ رفع ہونی شروع ہو گئیں اور میں اپنے آپکو بے حد خوش قسمت فرد کہنے کا مستحق ہو گیا۔ اگر مجھکو چند ہی روز کے استعمال سے نمایاں فائدہ ہو گیا۔ مگر میں نے بموجب ارشاد اپنے محسن کے ۲۱ روز تک پرہیز جاری رکھا۔ میں ہر روز تین سیر دودھ باسانی ہضم کر لیتا تھا۔ میرا چہرہ بارونق بدن مضبوط اور بینائی طاقتور ہو گئی۔ اور تمام امراض کافور ہو گئے۔ گویا کبھی ہوئے ہی نہ تھے۔ لاہور واپس آکر باقی ماندہ دوائی کا کئی ایک مایوس الصحت مریضوں پر تجربہ کیا چنانچہ ہر قسم کی کمزوری وغیرہ کے لئے اکسیر سے بڑھ کر پایا۔ اب کئی ایک دور اندیش اصحاب کے اصرار پر اور عوام کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اشتہار بغرض رفاہ عام دیا جاتا ہے۔ جو اصحاب اس شرمناک اور قبیح عادت کا شکار بنکر اپنے قوٰے زائل کر چکے ہیں۔ اور سینکڑوں روپیہ علاج معالجہ پر صرف کر کے بھی مایوس ہو رہے ہیں۔ وہ اس قلیل القیمت اور سریع التاثیر دوائی کا استعمال کر کے صحتیاب ہو جائیں۔ اور خدا کے فضل کے گیت گائیں۔ قیمت صرف لاگت اور اشتہارات پر بمشکل اکتفا کرتی ہے۔ ذاتی فائدہ بہت کم ملحوظ ہے۔ قیمت فی شیشی روغن مالش (جو صحت کیلئے کافی ہے) ہے قیمت مقوی اعصاب نیپالی گولیاں فی شیشی جس میں سات یوم کی ۱۴ خوراک موجود ہیں۔ صرف ہے جملہ امراض مخصوصہ کے مریضوں کیلئے یہ گولیاں از حد مفید ہیں۔ اور مادرزاد کمزوری کے سوا کسی قسم کی کمزوری کا مرض کیوں نہ ہو۔ تین شیشی مقوی اعصاب نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ اس دوائی کے استعمال سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس دوائی میں کسی کشتہ وغیرہ کی آمیزش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر بوڑھا جوان باسانی بغیر لحاظ موسم کے ان گولیوں کا استعمال کر سکتا ہے۔ اور لطف یہ کہ اس دوائی کے استعمال کے بعد کسی دوائی کی ضرورت نہ رہیگی۔ مکمل بکس کے خریدار کو محصول ڈاک معاف مکمل بکس میں تین شیشی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش ہوگی۔ مکمل بکس کی قیمت دس روپے عنا دو مکمل بکسوں کی قیمت لعہ معمولی کمزوری کیلئے دو شیشیاں نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ آخر میں یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ اس اشتہار کے لکھنے سے میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ اور نہ ہی بغضل خدا مصنوعی یا جعلی اشتہار شائع کر کے پبلک سے روپیہ کمانے کی خواہش ہے۔ بلکہ ہر خاص و عام کے فائدہ کو مدنظر رکھکر اور احباب کے اصرار پر یہ اشتہار بجنسہ درج کیا جاتا ہے۔ تندرست اصحاب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے استعمال سے بدن میں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ کاہلی سستی دور ہو جاتی ہے۔ بدن میں چستی آتی ہے۔ طبیعت ہشاش بشاش رہتی ہے۔ اس لئے وہ تمام مریض جو ہر جگہ سے مایوس ہو چکے ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ یہ ان تمام مخفی دکھوں کا تمام دنیا کی دوائیوں سے عجیب و غریب علاج ہے۔ ضرورت مند اصحاب کو تجربہ کرنا لازمی ہے۔

ملنے کا پتہ:- **شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں موچی دروازہ۔ لاہور**

جناب ڈاکٹر سیٹھا رام صاحب میڈیکل آفیسر

آئی سی ڈسپنسری باون (حیدرآباد سندھ) میں نے آپ کا وی پی جس میں تین شیشی نیپالی تیل تھا۔ وصول کر کے ایک مریض پر تجربہ کیا آپ کی دوائیوں نے مریض کو بالکل تندرست کر دیا مہربانی کر کے ایک پارسل اور روانہ کر دیں میں نے اپنے مریضوں میں آپکی دوائی کا چرچا شروع کر دیا ہے۔ واقعی اکسیر صفت ہے۔

تجربہ کرنے پر اکسیر ثابت ہوئی ہیں

جناب شیخ صاحب السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ میں آپ کی دوائی جو آپ کے شفاخانہ سے لایا وہ گولیاں اور روغن مایوس العلاج مریض پر تجربہ کرنے سے اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔ ہم آپ کی محنت اور سچائی کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ حکیم شیخ عبید اللہ گجرات

جناب شیخ عالم دین صاحب

شیر گڑھ سے تحریر فرماتے ہیں:- کہ آپ کی دوائی سے میرے زیر علاج مریض عرصہ چار سال سے صحتیاب ہو رہے ہیں میں آپکی دوائی کو اکسیر سے بڑھ کر زود اثر مانتا ہوں۔ دو مریضوں کے لئے دو مکمل بکس میرے نام روانہ کر دیں

جناب ڈاکٹر مکرجی صاحب

پنبا بنگال سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی دوائی سے دو مریض اور تندرست ہو گئے ہیں۔ واقعی آپ کی دوائی بہت مفید ہے ایک مکمل بکس ایک مریض کیلئے روانہ فرمائیں

آپکی دوا بہت قابل تعریف ہے

جناب شیخ صاحب السلام علیکم چند یوم ہوئے کہ آپسے ایک شیشی مقوی اعصاب گولیاں منگا کر استعمال کیں۔ واقعی ان کے استعمال سے میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں آپکی دوا بہت قابل تعریف ہے منشی فضل دین کارخانہ دھاریوال

میں مردہ سے زندہ ہو گیا ہوں

جناب شیخ صاحب تسلیم مرسلہ مقوی اعصاب گولیوں کا استعمال میں نے کیا الحمدللہ تین ہفتہ کے استعمال سے میری جملہ شکایات رفع ہو گئیں۔ قاضی زاہد حسین (نانی تھو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھلوں اور ترکاریوں کو ڈبوں میں محفوظ کرنیکا طریق

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور میں پھلوں اور ترکاریوں کو محفوظ رکھنے کے متعلق دو ہفتوں کے تعلیمی نصاب کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو ۱۲ رجولائی سے ۲۴ رجولائی ۱۹۳۷ء تک رہیگا۔ زیادہ سے زیادہ پچیس ۲۵ طلبا داخل کئے جائیں گے۔

داخلہ کے لئے کم ازکم تعلیمی معیار پنجاب یونیورسٹی کا میٹریکولیشن مقرر کیا گیا ہے بیرون پنجاب سے آنے والے طلبا کی درخواستوں پر صرف اسی صورت میں غور کیا جائے گا۔ کہ پنجابی طلبا کافی تعداد میں داخلہ کے لئے نہ آئیں۔ پنجابی طلبا سے ۵ روپے اور ہندوستانی ریاستوں یا دیگر صوبوں سے آنے والے طلبا سے ۱۵ روپے فیس لی جائے گی۔ طلبا کے لئے ہوسٹل میں قیام کا انتظام کیا جائے گا۔

داخلہ کی درخواستیں صاحب پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور کی خدمت میں ۲۵ رجون ۱۹۳۷ء سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہسٹیریا کا مکمل علاج

زبدۃ الحکما علامہ حکیم ڈاکٹر فیضی صاحب احمدی میڈیکل پریکٹیشنرز اینڈ سرجن نجیب آبادی کی راحت جان گولیاں

عورتوں اور مردوں کے مرض ہسٹیریا میں ہر عمر ہر مزاج اور ہر موسم میں یکساں طور پر فائدہ مند ہیں۔ دل و دماغ جگر و معدہ اور امعار کو تقویت دیتی ہیں۔ اختلاج القلب کابوس اور مراق میں از بس مفید ہیں۔ فی شیشی دو روپے آٹھ آنے

ملنے کا پتہ:۔ منیجر ایم وائی فیضی اینڈ کمپنی کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹس عزیز منزل فلیمنگ روڈ۔ لاہور

ٹھہر جا

بابا ٹھہر جا

دیکھ کہیں گھوڑے کی ٹانگوں میں الجھ کر تیرا کچومر ہی نہ نکل جائے

بابا۔ مرنے دو مجھے مرنے دو۔ آہ۔ آنکھوں کی بدولت ہسپتالوں کی گردش۔ ڈاکٹروں اور حکیموں کی خوشامدیں اور نازبرداریاں کرتے کرتے میں عاجز آگیا۔ مگر آہ! مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی "اب میں زندگی سے بیزار ہوں"

سوار (گھوڑے کو روک کر) ہیں بابا اس قدر مایوسی؟ یہ تو گناہ ہے۔ مثل ہے کہ جبتک سانس تب تک آس۔ کوشش کرو اور دعا۔

بابا۔ آخر کدھر جاؤں اور کس کا علاج کروں؟

سوار۔ جانے آنے کی کہیں ضرورت نہیں۔ جس طرح مصر کے اہرام۔ دیوار چین۔ اور ہندوستان میں تاج محل، قطب منار۔ اور رستم و سہراب کی شجاعت۔ حاتم کی سخاوت اور نوشیرواں کا عدل مشہور ہے اسی طرح قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

دنیا میں مشہور و مقبول ہے۔ جو آنکھوں کی جملہ امراض کا واحد علاج ہے۔ ڈاکٹر اور حکیم تک اس کے گرویدہ اور مداح ہیں ہندوستان کے علاوہ سمندر پار کے لوگ اس کو بکثرت منگوا تے ہیں۔ تم سرمہ نور منگوا کر استعمال کرو۔ مجھے یقین ہے کہ چند دن کے استعمال سے تمھاری آنکھیں نورانی ہو جائیگی

بابا۔ کیا واقعی سرمہ نور ایسا ہی ہے؟

سوار۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ منگا کر استعمال کر کے دیکھ لو۔ بابا! اکناف عالم میں اسی سرمہ کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ دنیا اسی لئے سرمہ نور کو سرموں کا سرتاج کہتی ہے۔ جہاں تم نے بہت سی دوائیاں کی ہیں۔ اس کو بھی استعمال کر کے دیکھ لو۔ ع "نہ سہی یوں ہی امتحاں سہی" تم یقین سمجھ سرمہ نور کے استعمال سے خدا کی قدرت کا زندہ کرشمہ اور مسیحائی اثر دیکھو گے۔ لیکن اس کے استعمال کے ساتھ خدا کے حضور تضرع وزاری دعا بھی کرتے رہو۔ فی تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر شفاخانہ رفیق حیات منارہ والی مسجد قادیان پنجاب

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائیدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے۔ احباب کرام آرڈر دے کر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں۔ مال حسب منشا اور رعائتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا۔

نوٹ:۔ ریلوے سٹیشن اور ڈاک خانہ کا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔ ملنے کا پتہ:۔ قاضی غلام حسن احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ پنجاب

یادگار بنگالی امرت بوٹی

امرت بوٹی قوت اور طاقت کا سرچشمہ کمزور اور نحیف جسموں کا مسیحا ہے۔ یہ نہ کستوری کا مرکب ہے نہ عنبر اور سچے موتیوں کا مرکب ہے۔ اس میں نہ سونا ہے نہ چاندی۔ آسام و بنگالی جنگل اور پہاڑ کی ۶۰-۶۰ بوٹیوں کا جوہر ہے جن کو فارمیسی کے کارکن سخت محنت اور مشقت کے بعد خوبصورت گولیوں کے رنگ میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ گولی کا وزن پہلے سے دوگنی زیادہ کر دیا گیا ہے۔ امرت بوٹی پانی کی طرح پتلی اور بہتی ہوئی منی کو شہد کی مانند گاڑھا کرتی ہے۔ اور ناقابل اولاد جراثیم کو قابل اولاد بناتی ہے۔ کمزوروں نامردوں مجلوق شدہ مردوں کیلئے جام حیات ہے۔ اسکے استعمال سے جریان درد کمر سرعت کمی حافظہ نسیان بواسیر۔ کثرت احتلام۔ خون کی کمی تمام امراض دور ہو جاتے ہیں اس کا اثر تو چندہی روز میں ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مگر بیماری کو دور کرنے کیلئے اکیس روز یہ دوائی استعمال کرائی جاتی ہے۔ مریض کے حالات لکھنے پر امرت طلا بھی روانہ ہوتا ہے۔ یہ طلا بے ضرر ہے گرمی لا کر نسوں کا پانی خارج کر دیتا ہے۔ امرت بوٹی اکیس روز کیلئے عہ امرت طلا شیشی کلاں عہ شیشی خورد قیمتی ۸ر

منیجر احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

جوہر وسمہ مہندی کی مقبولیت

دنیا کی متفقہ رائے کا خلاصہ

سفید بالوں کو سیاہ کرنیوالا نایاب تحفہ

اس ایجاد کی صداقت کو دنیا مان گئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات کا اعلان

روزنامہ زمیندار لاہور جوہر وسمہ مہندی دیسی مفردات کا جوہر ہے. عرصے سے ہمارے ادارہ کے معمر ارکان استعمال کر رہے ہیں جن کا بیان ہے کہ یہ جوہر بالوں کو قدرتی سیاہی کے زیور سے آراستہ کرنے میں بے نظیر خاصیت رکھتا ہے اور اس کا استعمال کسی قسم کے نقصان کا موجب نہیں ہوتا. جوہر وسمہ مہندی ایک ایسا خضاب ہے جس کی تعریف تقریباً ہر طبقہ کے معززین سے سنی گئی ہے ہم اس قابل قدر ایجاد پر میسرز صوفی اینڈ کو رجسٹرڈ کی محنت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے. امید ہے کہ قارئین زمیندار اس مفید ترین ایجاد سے فائدہ اٹھائیں گے +

روزنامہ سیاست لاہور جوہر وسمہ مہندی ہم نے بھی کیطرح استعمال کیا. بال سیاہ بھنورے کی طرح ہو گئے جلد خراب نہیں ہوئی نہ نزلہ زکام بھی پیدا نہیں ہوا لاریب ایک نادر تحفہ ہے جس کی عامۃ الناس کو قدر کرنی چاہیئے ہم نے یورپ امریکہ. جاپان کے کئی خضاب دیکھے ہیں. لیکن جوہر وسمہ مہندی ایک نایاب چیز ہے. قیمت فی شیشی ایک روپیہ (۱ع) درمیانے بالوں کے لئے تین چار ماہ تک کافی ہے.

روزنامہ احسان لاہور جوہر وسمہ مہندی حیرت انگیز ایجاد ہے ہمیں اس کے استعمال سے نہایت مسرت حاصل ہوئی ہے. اس کی قدرتی رنگت کو کوئی شخص مصنوعی ثابت نہیں کر سکتا. ہمارے احباب اور قارئین احسان اس قابل قدر تحفہ کے مداح ہیں.

روزنامہ حق پرست لاہور جوہر وسمہ مہندی ایک نادر چیز ہے جو اہل ہند کی خدمت میں پیش کی گئی ہے. دیسی مفردات کی کامیاب بیش قیمت ایجاد ہے. جو سفید بالوں کو قدرتی سیاہی بخشتی ہے. جوہر وسمہ مہندی لگاتے وقت بھینی بھینی خوشبو سے دماغ معطر ہو جاتا ہے، اور قلب و دماغ میں خاص قسم کی وجدانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، ہمارے خیال میں اس نادر ایجاد نے مشرق کی پستیوں کو پھر ایک مرتبہ تفوق کی بلندیوں سے ہمکنار کر دیا ہے. آجکل جوہر وسمہ مہندی کی قیمت نصف کر دی گئی ہے تاکہ ہر شخص آسانی سے مستفید ہو سکے، امید ہے کہ اہل ملک اس نادر موقع کا بہترین استعمال کرینگے +

اخبار شیعہ لاہور جوہر وسمہ مہندی زمانہ حال کی ایک عجیب و غریب ایجاد ہے. ایکبار لگانے سے بہت دنوں تک بال سیاہ رہتے ہیں، اس وجہ سے اس کی مانگ بڑھ رہی ہے، ہم اس جوہر کو منگا کر خود بھی تجربہ کر چکے ہیں. نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے. ہم پرزور سفارش کرتے ہیں، کہ ناظرین کرام اسے منگا کر تجربہ فرمائیں. اور موجد کی محنتوں کی داد دیں +

اخبار مسلمان لاہور جوہر وسمہ مہندی نئی اور بہترین ایجاد ہے جو خضاب کا کام دیتی ہے. لیکن موجودہ ولایتی خضابوں سے بڑھیا ہے صرف بال سیاہ ہوتے ہیں جسم پر داغ دھبہ نہیں آتا. ہم فرم کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں +

رسالہ تبلیغ انبالہ ہندوستان کے اخبارات میں خضابوں کے اشتہارات شائع ہو رہتے ہیں لیکن خضابوں کی تو ہمکو خبر نہیں. لیکن جوہر وسمہ مہندی کو ہمنے تجربہ کیا اور آزمایا تو عجیب و غریب پایا اس میں سے ایک قسم کی بھینی بھینی خوشبو آتی ہے. تیل کیطرح بالوں کو لگانے سے فوراً بال سیاہ ہو جاتے ہیں، اور چمک اٹھتے ہیں ہم سال سے اس نایاب تحفہ کو استعمال کر رہے ہیں +

اخبار سعید لاہور جوہر وسمہ مہندی رجسٹرڈ کی ایک عدد شیشی ہمارے دفتر میں برائے ریویو موصول ہوئی. ہم نے اس کو ایک بزرگ کے سفید بالوں پر تجربہ کیا آناً فاناً اس کے بال سفید بغیر کسی تکلیف کے قدرتی سیاہ ہو گئے،

صوفی اینڈ کو رجسٹرڈ راولپنڈی نے وقت کی قدر و قیمت کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک ایسا جوہر تیار کیا ہے. کہ آپ وسمہ مہندی لگا کر نصف دن بیکار بیٹھنے کی تمام دقتوں کو رفع کر دیا ہے. اور ضرر رسان خضابوں سے ہندوستان کو نجات دلا کر ملک کی گرانقدر خدمت انجام دی ہے. بعض دھوکا باز نقال اس قابل قدر جوہر کی نقل بنا کر جوہر وسمہ مہندی کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں. خریداروں کو ہوشیار رہنا چاہیئے +

فاضل اجل بلند اقبال صاحبزادہ سید حافظ محمد حسین شاہ صاحب نقشبندی علیپوری مدظلہ العالی ...... جوہر وسمہ مہندی لاجواب ایجاد ہے.

مسیح الملک عالیجناب حکیم حاجی محمد احمد خانصاحب رئیس اعظم دہلی جوہر وسمہ مہندی بے شک نہایت مفید ثابت ہوا. مہربانی فرما کر براہ جار شیشیاں بذریعہ وی پی ارسال فرمایئے گا +

طوطی پنجاب امیر شریعت احرار سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری. راولپنڈی میں جوہر وسمہ مہندی لگایا تھا، استعمال کر چکا ہوں اگر حنفی مذہب میں نسخہ بتا دینا حرام نہ ہو تو نسخہ بھی لکھ دیں، تجارت مقصود نہیں یاد رکھیں امید کرتا ہوں. کہ بہت سی شکائیتوں کے باوجود میری فرمایش پوری ہو گی +

مولانا محمد عرفان صاحب سیکرٹری خلافت کمیٹی بمبئی. فی الحقیقت جوہر وسمہ مہندی ایک لاجواب چیز ہے. اس سے بہتر آج تک بالوں کو سیاہ کرنے کے لئے ایجاد نہیں ہوئی. یورپ کے تمام خضاب نقصان دہ ہیں. یہ جوہر تمام مفاسد سے پاک ہے. اس میں مہندی کی بھینی بھینی خوشبو آتی ہے. جلد پر قطعاً دھبہ نہیں پڑتا. خدا کرے ہندوستانی یورپ کے خضاب فوراً ترک کر دیں. اور دیسی ایجاد استعمال کریں +

جناب حاجی انوار الحق صاحب نمبر ۲ کولوٹولہ سٹریٹ کلکتہ. موجد خضاب سورج مارکہ. جوہر وسمہ مہندی کو ہمنے بہت پسند کیا ہے. اور تمام خضابوں سے اعلیٰ پایا گیا ہے. اسے چلانے کا ارادہ رکھتے ہیں. بنگال یو.پی بہار کے لئے شرائط ایجنسی روانہ کریں + جواب طلب ضروری +

جناب ٹھاکر لاجپت سنگھ صاحب انسپکٹر پولیس کوتوالی دہلی. جوہر وسمہ مہندی بہت اچھی چیز ثابت ہوئی، رنگت بالکل قدرتی ہے.

جناب محمد حیات نمبردار بالاکوٹ ضلع ہزارہ. اس تمام علاقے نے اس ہی ایجاد کو بہت پسند کیا ہے. حاجی عنایت اللہ خاں نمبردار اس کے خاص مداح ہیں.

جناب قاضی محمد عبد الحکیم صاحب شبیر سررشتہ دار خضدار بلوچستان

میں نے اپنے حلقہ احباب میں جوہر وسمہ مہندی کی تعریف کی کافی تعریف کی ہے. کیونکہ یہ چیز اسی لائق ہے. میرے دوست اس کے مداح ہیں +

شیخ عبد الحکیم صاحب گجراتی دفتر تبلیغ انبالہ. واقعی ایک کامیاب چیز ہے اور خضابوں کا سرتاج ہے + جوہر وسمہ مہندی کو ہر طبقہ کے افراد نے پسند کیا.

جناب بابو جوالہ پرشاد صاحب محلہ بسنت پورہ گورکھپور یو.پی

جوہر وسمہ مہندی استعمال کیا. جس سے طبیعت بہت خوش ہوئی. اس کے مقابلہ میں تمام خضاب فضول ہیں + اس نئی ایجاد نے خضاب فروشوں میں ہلچل مچا دی ہے.

عالیجناب حضرت مولانا سید رسول شاہ صاحب جیلانی سجادہ نشین. ایم. ایل. اے گھوٹکی ضلع سکھر پہلی شیشی وصول پائی گئی. جوہر وسمہ مہندی نہایت عمدہ ثابت ہوا ہے. دو شیشیاں بذریعہ وی پی روانہ فرمایئے،

پنجاب کے مشہور قومی کارکن سید برجیس صاحب فیروز پوری. آپ کی ایجاد جوہر وسمہ مہندی جڑی بوٹیوں کا نچوڑ ہے + ہر مزاج پر مفید ثابت ہوا.

آغا خالق داد خان ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس. جوہر وسمہ مہندی ایک نایاب چیز ثابت ہوئی ہے +

حضرت مولانا مولا بخش صاحب خطیب راولپنڈی سابق اسیر فرنگ. جوہر وسمہ مہندی نے خضاب فروشوں میں ہلچل مچا دی ہے، اب سمجھدار طبقہ کسی قسم کے خضاب کو پسند نہیں کرتا. میرے تجربہ میں جوہر بہترین چیز ہے. مدت سے یہی استعمال کر رہا ہوں.

عالیجناب سردار عبد الخالق خانصاحب افغان رئیل رانچی صوبہ بہار. جوہر وسمہ مہندی کے استعمال سے دماغ اور آنکھوں میں ٹھنڈک پہونچی +

چوہدری غلام حیدر خانصاحب منیجر روزنامہ زمیندار لاہور

جس قدر خضاب استعمال کئے ہیں، ان سے نزلہ ہو جاتا ہے. جلد پر داغ دھبہ پڑ جاتا ہے. پس آپ کا جوہر تقریباً دو ہفتہ تک قائم رہتا ہے. نزلہ کی شکایت اور جلن محسوس نہیں ہوتی + بالوں کو سیاہ کرنے کیلئے اس سے بہتر چیز تجربہ میں نہیں آئی +

میاں عبد العزیز صاحب ڈویژنل آفیسر سنگ پالی لاشو برما. جوہر وسمہ مہندی واقعی قابل قدر چیز ہے اسے موجودہ زمانے کے خضابوں سے کچھ نسبت نہیں + ایک نہایت اعلیٰ دیسی مرکب ہے +

جناب سردار کرم سنگھ صاحب رئیس اعظم عالم پور جوہر وسمہ مہندی استعمال کیا گیا ہے، بیحد مفید ثابت ہوا.

مشہور قومی کارکن پنڈت امیر چند صاحب بموال ایڈیٹر فرنٹیئر ویسٹ پشاور. جوہر وسمہ مہندی استعمال کیا ہے. کوئی شخص شناخت نہیں کر سکتا. موجد نے کمال ہی کر دیا ہے

پانچ گذارشات

[illegible]

معززین کی رائے

عالیجناب مہر چند شرما پریم نگر دیال باغ آگرہ. میرا نام اپنے مستقل گاہکوں کی فہرست میں نوٹ کر لیں، میں تمام عمر یہی جوہر استعمال کروں گا میرے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے

جناب لالہ بھگت رام صاحب ایل پلیڈر راولپنڈی. جوہر وسمہ مہندی منگوایا تھا نہایت اچھا ثابت ہوا. براہ مہربانی ایک شیشی اور بھیج کر مشکور فرما دیں،

ارسطو زمان حضرت محمد عبد الخالق صاحب امرتسری شاہی حکیم راولپنڈی. جوہر وسمہ مہندی کے استعمال سے ثابت ہوتا ہے کہ اس میں وہ نقائص مضرات نہیں. جو بدیشی خضابوں میں پائے جاتے ہیں. میرے خیال میں یہ چیز وطنی ایجادات میں قابل فخر امتیاز رکھتی ہے +

عالیجناب راؤ محمد محمود علی خانصاحب وبائی خورد (یو.پی). جوہر وسمہ مہندی پسند آئی دو خریدار اور تیار ہو گئے ہیں پہلے ایک خریدار تحصیل گمور کی بابت آپ کو لکھ دیا تھا، اب دو شیشیاں ذیل کے پتہ پر روانہ فرما دیجئے گا:-

اول خریدار محمود علیخاں صاحب رئیس نوری [illegible] بڑوبی ضلع بلند شہر-

دوئم. راؤ محمد احمد سعید خاں صاحب رئیس المشہد و نواب چھتاری [illegible] اعظم یو.پی.

جناب راجہ سوار خانصاحب [illegible] جلیبی دی گوجری ڈاکخانہ مندرہ ضلع راولپنڈی. جوہر وسمہ مہندی کی ایجاد کے بعد میرے تمام دوستوں نے ہر قسم کے خضاب لگانے ترک کر دیئے ہیں. میرا دعویٰ ہے. کہ صوفی اینڈ کو رجسٹرڈ راولپنڈی کی صداقت اسے دنیا بھر میں مشہور کر دے گی، باطل گمنامی کی تہ میں دفن ہو جائے گا،

حضرت رضوی بیخود دہلوی چوباوڑہ محلہ جمعدار مقام پربندر ضلع کاٹھیاواڑ. حضرت آغا مرتضیٰ احمد خاں صاحب میکش ایڈیٹر اخبار احسان لاہور نے آپ کی کمپنی کی تیار کردہ جوہر وسمہ مہندی کی بیحد تعریف فرمائی ہے. مہربانی فرما کر بواپسی ڈاک شرائط ایجنسی اور ایک شیشی ارسال کر دیں +

مولانا فخر الدین احمد صاحب شریرہ دون. آجکل وقت کی بڑی قدر و قیمت ہے. وسمہ مہندی لگا کر وقت ضائع کرنے سے جوہر استعمال کرنا بہتر ہے. نہایت اعلیٰ چیز ہے +

سردار گوردت سنگھ صاحب [illegible] ڈاکخانہ امرال ضلع مظفر آباد. ایسی ایجاد کا مدت سے خواہشمند تھا. عرصہ دو سال سے آپ کا جوہر وسمہ مہندی ہی استعمال کرتا ہوں +

خلیفہ شجاع الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا لاہور. جوہر وسمہ مہندی نہایت اعلیٰ ایجاد ہے میں سوائے اس کے کوئی اور چیز استعمال نہیں کرتا +

403
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

ڈبلن ۱۶ر جون - نیا آئین ۸۴ ووٹوں کے مقابلے میں ۶۲ ووٹوں سے منظور ہو گیا۔ جس کے بعد آئرلینڈ کی پارلیمنٹ توڑ دی گئی۔

شملہ ۱۶ر جون - ایک بیان مظہر ہے۔ کہ ہز ایکسیلینسی وائسرائے ۲۲ جون کو ہندوستان میں آئینی صورت حالات کے متعلق ایک بیان شائع کریںگے جس میں یکم اپریل سے لے کر اب تک کے حالات پر مفصل تبصرہ ہوگا۔ اس خبر سے یہ توقع ہو گئی ہے۔ کہ موجودہ آئینی تعطل کا کوئی حل جلد نکل آئے گا خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ وائسرائے کے اس متوقع بیان کے پیش نظر کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۲ر جون سے پہلے منعقد ہوگا۔

لنڈن ۱۶ر جون - ہفتہ گزشتہ میں فرانس، انگلستان، جرمنی اور اٹلی کے سفیروں کی کانفرنس کے بعد جو فیصلہ ہوا ہے۔ اس سے وزیر خارجہ انگلستان نے ہسپانیہ کی حکومت اور باغی جنرل کو مطلع کر دیا ہے۔ اس فیصلہ میں ان دونوں فریقوں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ یقین دلائیں کہ غیر ملکی جنگی جہازوں پر وہ گولہ باری نہ کریں گے۔ دونوں فریق بعض بندرگاہیں ایسی مخصوص کر دیں۔ جہاں ان چاروں حکومتوں کے جہاز گولہ باری کے خطرے کے بغیر لنگر انداز ہو سکیں۔ اس کی خلاف ورزی کی صورت میں یہ چاروں حکومتیں مل کر غور کریں گی کہ گولہ باری کرنے والے فریق کے خلاف کیا اقدام کیا جائے۔

کراچی ۱۶ر جون - لاڑکانہ میں ہندو عورتوں کو مندروں میں جانے سے روکنے کے سوال پر بڑی شدید کشمکش پیدا ہو گئی ہے۔ پنچایت نے فیصلہ کیا تھا کہ ہندو عورتوں کو مندروں میں نہ جانے دیا جائے۔ کٹر ہندو پنچائت کے فیصلہ کی تعمیل کرانے پر مصر ہیں۔ اور اس مطلب کے لئے مندروں پر پکٹنگ شروع کر دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ ہوا۔ ایک عورت نے شکایت کی تھی۔ کہ لاڑکانہ کے مندر میں ایک شخص نے اس سے نامناسب سلوک کیا۔ ہندو پنچایت نے اس پر فیصلہ کیا کہ عورتوں کو مندروں میں داخلے کی اجازت نہ دی جائے۔ اور مندروں اور دھرم سالوں کے مہنتوں کو کہا گیا۔ کہ وہ پنچایت کے فیصلے کی تعمیل کریں۔

ویلنشیا ۱۶ر جون - حکومت ویلنشیا کا ایک بحری برقیہ مظہر ہے۔ کہ اراگون کے محاذ پر بمباری کرنے والے باغی طیاروں میں سے سات طیاروں کو زمین پر گرا لیا گیا ہے۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ حکومت کے طیاروں نے ۳۰ باغی طیاروں کو زبردست معرکے کے بعد شکست دی۔ حکومت کے صرف چار طیاروں کو نقصان پہنچا۔

بیت المقدس ۱۶ر جون - عرب ہائی کمیٹی کے ارکان کے ایک وفد نے ہائی کمشنر سے ملاقات کی۔ اور ان پر یہ واضح کیا کہ عرب اس بات کو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔

نیویارک ۱۶ر جون - شکاگو کے لوہے کے کارخانوں میں تنخواہوں کے اضافے کے مطالبے کے سلسلے میں ۱۰ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے اور ہڑتالیوں کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ ہڑتال سو فیصدی کامیاب ہے۔

شملہ ۱۶ر جون - الہ آباد ہائی کورٹ کے لئے حسب ذیل تقرریاں منظور کی گئی ہیں۔ خان بہادر محمد اسمٰعیل مستقل جج ہو نگے۔ مسٹر جسٹس تھوم یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء سے چیف جسٹس مقرر کئے گئے ہیں۔

بمبئی ۱۶ر جون - کانگرس کے بعض حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایوان عام میں لارڈ زٹیلنڈ نے ہندوستان میں آئینی تعطل کے متعلق جو تقریر کی تھی۔ اس کے پیش نظر ممکن ہے۔ کہ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس جولائی کی بجائے جون میں ہی منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ اگر صوبوں کے گورنر کانگرس پارٹیوں کو وزارتیں مرتب کرنے کی پھر دعوت دیں۔ تو وہ اس کے متعلق کیا طرز عمل اختیار کریں۔

لاہور ۱۶ر جون - پولیس کا ایک بیان مظہر ہے۔ کہ آئندہ ضلع لاہور میں کانسٹیبلوں کی بھرتی ہر ماہ کے پہلے شنبہ کو پولیس لائنز میں ہوا کرے گی

لنڈن ۱۶ر جون - رائٹر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ امپیریل کانفرنس کے دوران میں آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور مسٹر جی ایس باجپائی نے غیر ممالک میں ہندوستانیوں کے معاملات کے مختلف پہلوؤں پر مستعمرات کے وزراء سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے کئی ایک مواقع سے فائدہ اٹھایا ہے۔ ہر طرف سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ ہندوستانی نمائندوں سے ہمدردانہ سلوک کیا جائے گا۔ آنریبل مسٹر ظفر اللہ خان صاحب نے مسٹر آرمس بی گور وزیر نو آبادیات سے زنجبار میں ہندوستانیوں کی حالت کے متعلق بھی گفتگو کی۔ یہ گفت و شنید ابھی جاری رہے گی۔ آپ نے جنوبی افریقہ کے ایشیائی قوانین کے متعلق جنرل ہرٹزوگ سے بھی تبادلہ خیالات کیا۔ آپ نے مسٹر سیویج سے بھی ملاقات کی۔ اور نیوزی لینڈ میں ہندوستانیوں کے داخلہ اور ہندوستانی مزدوروں کے قانون معاوضہ کے اطلاق کے مسائل پر بحث و تمحیص کی۔ آپ مسٹر لینز اور مسٹر میکنزی کنگ سے بھی ملاقات کریں گے۔

لنڈن ۱۶ر جون - جرمنی کا وزیر بیرن خان نیورتھ ۲۳ر جون کو لنڈن آئے گا۔ اور حکومت برطانیہ کا سرکاری مہمان ہوگا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ دونوں ممالک کے مشترکہ معاملات پر تبادلہ خیالات کیا جائیگا

امرتسر ۱۶ر جون - گیہوں حاضر ۳ روپے نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ۴ آنے ہے۔

لنڈن ۱۶ر جون - کل امپیریل کانفرنس کے مذاکرات کے اختتام پر سلطنت کے دفاع اور غیر ملکی حالات پر بیانات جاری کئے گئے۔ دفاع پر جو بیان دیا گیا ہے اس میں لکھا ہے کہ کانفرنس کے ارکان نے اپنی حفاظت کے لئے باہمی تعاون کے اقدامات کے مسئلہ پر غور و خوض کیا ہے۔ نیز ۱۹۳۰ء سے لے کر اس وقت تک کی بین الاقوامی کشیدگی کے متعلق تشویش کا اظہار کیا گیا ہے

دارجیلنگ ۱۶ر جون - کئی سالوں کے بعد اس سال بنگال کے بجٹ میں اخراجات کی نسبت آمدنی میں اضافہ ظاہر کیا جائے گا۔ اگلے ماہ اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوگا جس میں مسٹر نلینی رنجن سرکار وزیر مالیہ بجٹ پر بحث کریں گے۔

انبالہ ۱۶ر جون - ریاست اودے پور کے شہر جہازپور سے مسجد کی بے حرمتی کی ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ وہاں کی ایک متنازعہ فیہ مسجد میں جس کے متعلق عدالت میں مقدمہ درپیش تھا۔ ریاست کے اعلیٰ پولیس افسران مسلح پولیس کی جمعیت کے ساتھ آئے۔ انہوں نے مسجد کا دروازہ ٹھوکر مار کر کھولا۔ اور جوتوں سمیت مسجد میں گھس گئے اور مینار گرا دئے۔ سید غلام بھیک صاحب نیرنگ ایم ایل اے نے اس واقعہ کے متعلق مہاراجہ صاحب اودے پور کے پرائیویٹ سکرٹری کو تار بھیجا ہے۔ اور مہاراجہ صاحب

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ جانتے ہیں

کہ مندرجہ ذیل سٹیشنوں کے درمیان ارزان درمیانہ اور سوم درجہ کے یکطرفہ ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں۔

درجہ سوم	جن سٹیشنوں کے درمیان یہ ٹکٹ جاری ہے	کرایہ (روپیہ آنہ پائی)
"	امرتسر ترنتارن	[illegible]
"	بھگتانوالہ ترن تارن	۰-۲-۰
"	لدھیانہ جگراؤں	۰-۳-۰
"	فیروزپور چھاؤنی موگا تحصیل	۰-۶-۰
"	جالندھر شہر مکیریاں	۰-۱۰-۰
"	لاہور قصور	۰-۶-۰
"	لاہور فیروزپور شہر	۰-۱۰-۰
"	لاہور فیروزپور چھاؤنی	۰-۱۱-۰
"	جالندھر شہر ہوشیارپور	۰-۵-۰
"	جالندھر چھاؤنی ہوشیارپور	۰-۵-۰
"	لاہور گجرانوالہ ٹاؤن	۰-۷-۰
"	بادامی باغ۔ گوجرانوالہ	۰-۷-۰

چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

کیا آپ جانتے ہیں

کہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر کسی دو سٹیشنوں کے درمیان فرسٹ اور سیکنڈ کلاس واپسی ٹکٹ ۱½ کرایہ پر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ واپسی سفر کی تکمیل کا عرصہ فاصلہ کے مطابق ہوگا۔

واپسی کرایہ جات

جن سٹیشنوں کے درمیان یہ واپسی ٹکٹ حاصل کئے جاسکتے ہیں	کرایہ اول درجہ	کرایہ دوم درجہ	جتنے عرصہ کے لئے کارآمد ہونگے
لاہور اور دہلی	۴۸-۱۴-۰	۲۴-۷-۰	۱۲ یوم
لاہور اور راولپنڈی	۳۲-۸-۰	۱۶-۴-۰	۱۴ یوم
لاہور اور امرتسر	۶-۳-۰	۳-۲-۰	۴ یوم
لاہور اور لائل پور	۱۶-۱۴-۰	۸-۷-۰	۸ یوم

چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

ماء الذہب

سونے کے استعمال کے اور سب طریقوں سے یہ طریقہ سب سے زیادہ مؤثر ثابت ہوا ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کے لئے سونا ایک خاص چیز ہے۔ مگر محلول سونے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ فوراً ہی خون میں جذب ہوکر اپنا اثر شروع کر دیتا ہے۔ اور اعضائے رئیسہ پر اس کا اثر بہت جلد معلوم ہوتا ہے معدہ پر اس کا اثر غذا کی خواہش زیادہ ہونے کی صورت میں محسوس ہوتا ہے سل اور دق کے مریضوں کے لئے اس کا استعمال عرق گذر عنبری کے ساتھ نہایت مفید ثابت ہوا ہے ضعف باہ کے مریض اس کو ویدک یونانی دواخانہ دہلی کے تیار کردہ شربت مفرح کے ساتھ استعمال کرکے موسم گرما میں بھی بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس کے دوران استعمال میں دودھ مکھن وغیرہ خوب کھا سکتے ہیں۔ یہ ایک عجیب وغریب شئے ہے۔ جو فوراً ہی اپنا اثر دکھاتی ہے

قیمت فی تولہ پندرہ روپے۔ فی ماشہ ۱؍۴

المشتہر

منیجر ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

BRAMPTON

برمپٹن پیڈل۔ برمپٹن فری ویل

FREE WHEEL

برمپٹن چین اور برمپٹن ہب

پائداری۔ سبک رفتاری اور تمام تکلیفوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ ضرور دیکھ لیجئے کہ آپ کی سائیکل میں صرف برمپٹن کا سامان لگا ہوا ہو۔؟

شاکرٹ:۔ ایس جے اینڈ جی فضل الٰہی کراچی

پچاس سال سے برمپٹن کا کارخانہ ان تمام خوبیوں کے لئے مشہور ہے